الجبت وطاغوت

(جادو اور شیطان)

اللّٰہُ رَبِّی ٥ اللّٰہُ وَاحِدُ الْقَھَّارُ
اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تحریر
ابنِ آدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر متکبر و سرکش کے خلاف اللہ سبحانہ کی پناہ کہ

جس کے ہاتھ زمین اور آسمانوں کی بادشاہت ہے

جِبت و طاغُوت

(جادو اور شیطان)

مصنّف و مولّف

ابنِ آدم

263.6

اللہ کے بندے فی سبیل اللہ
اس کتاب کو شائع کر سکتے ہیں

ضابطہ:

نام کتاب	:...........	جبت و طاغوت
مصنف	:...........	ابنِ آدم
سال طباعت	:...........	۲۰۰۲ء
تعداد	:...........	1000
قیمت	:...........	100 روپے

ناشر
ابنِ آدم

المکتبۃ ...
۹۹ ...
نمبر ....

قرآن میں اللہ کا فرمان ہے

''اور تمھارے ربّ نے کہا ہے کہ تم (خود) مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دُعا) قبول کروں گا۔ جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبر کنیاتے ہیں۔ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے''
(المومن ۴۰ آیت ۶۰)

یہ آیت یہ تین باتیں بتاتی ہے:

1- اللہ کے آگے خود کی ہوئی دعا ہمیشہ قبول ہوتی ہے۔

2- خود اللہ نے ہر انسان کو اپنے آگے التجا و دُعا کرنے کو کہا ہے لہٰذا جو اللہ کی بات قبول نہیں کرتا اور غیر اللہ (ولی یا جادوگر) سے التجا و دعا کرواتا ہے یا غیر اللہ کے آگے اپنا حال کہتا ہے اور اس سے بھلائی چاہتا ہے اور اللہ کی پرواہ نہیں کرتا ہے' تکبر کرنے والا ہے۔

3- التجا و دعا کرنا عبادت کرنا ہے۔ اللہ کے آگے التجا و دعا کرنے والے اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور غیر اللہ (ولی یا جادوگر) کے آگے التجا و دعا کرنے والے یا ان سے دعا کروانے والے تمام کے تمام لوگ ان کی عبادت کرنے والے اور انہیں اللہ کا شریک بنانے والے قرار دیئے گئے ہیں۔ ایسوں کو عنقریب ذلیل کر کے جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

غیر اللہ کو اللہ کی بادشاہت (حاکمیت) میں کسی بھی عہدے پر فائز مان لینا اللہ کا شریک بنا ڈالنا ہے اور شیطان کے فریب میں آ جانا ہے۔ تمام انسان اللہ کے آگے عاجز ہیں اور صرف اللہ وہ حاکم و ربّ ہے کہ جو کُن کہہ کر سب کچھ کر سکتا ہے۔

الحمدللہ

”میری روح اپنے رَبّ کی ثناء کرتی ہے
کہ جس نے مجھ پر بڑے بڑے احسانات
کیے اور مجھ پر بڑا رحم کیا“

ابنِ آدم
۲۰۰۲ء

فہرست

حصہ اوّل

تعارف

صفحہ نمبر

۱ =	مقدمہ	۷
۲ =	حرفِ آغاز	۱۲
۳ =	احادیثِ نبویؐ اور جادو	۱۵
۴ =	جادو زدہ شخص سے جادو کو دور کرنا	۱۸
۵ =	جبت و طاغوت اور پاکستان	۱۹
۶ =	کلام پاک میں جادو کا بیان	۲۱
۷ =	جادو کے جواز کی من گھڑت دلیلوں کا تجزیہ	۲۶
۸ =	جادو کا مہلک ترین استعمال	۳۳
۹ =	غور کیجئے	۳۵
۱۰ =	ہم اور ہماری جہالت	۳۸
۱۱ =	جادو سے کیا ہوتا ہے؟	۳۹
۱۲ =	ذاتِ رسالت مآبؐ اور جادو	۴۴
۱۳ =	غلط فہمیاں اور شرک	۵۱
۱۴ =	جادو کی حقیقت	۶۴
۱۵ =	جادوگر، جادو کے خریدار اور کفر پر مجبور ہونے والے	۶۹
۱۶ =	ان آیات میں غور کیجئے!	۷۲
۱۷ =	سورۃ الفلق	۷۹
۱۸ =	سورۃ النّاس	۸۱
۱۹ =	کلام پاک میں یوں لکھا ہے	۸۵

حصہ دوم

تدارک

صفحہ نمبر

۱ =	علاماتِ جبت	۸۸
۲ =	طریقہ واردات	۹۴
۳ =	شیاطین کی پہچان	۹۵
۴ =	نُشرہ کرنا	۱۰۰
۵ =	ضروری ہدایت	۱۰۱
٦ =	طاغوت کا توڑ	۱۰۴
۷ =	جبت و طاغوت کے اثرات سے نجات کے اعمال	۱۰٦
۸ =	دل اور ذکر	۱۱۱
۹ =	قیامت کے دن مُوکلوں سے کام لینے والوں کا انجام	۱۱۲

ذکر اللہ اکبر

(اللہ ہی کا ذکر بڑا ذکر ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدّمہ

کوئی مانے یا نہ مانے مگر یہ حقیقت ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ دین کے بارے میں ہمارا رویہ مثبت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں ایک تو ہماری معلومات بہت کم ہیں۔ اس قدر کم کہ انہیں واجبی بھی نہیں کہا جا سکتا۔ دوسرے دین کے نام پر ہم جس طرح کے قول و فعل کا مظاہرہ کرتے ہیں اسے خالص دِین ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں وہ یا تو افراط پر مبنی ہوتا ہے یا تفریط پر یعنی ہم یا تو کچھ نہ کچھ بڑھا دیتے ہیں یا پھر کچھ نہ کچھ گھٹا دیتے ہیں۔ حالانکہ دِین میں ہر طرح کی کمی و بیشی کے بغیر حدود کی سیدھی سیدھی پابندی کا حکم ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ہم نہ عقائد میں متوازن یا قرآن کی زبان میں مقتصد ہیں نہ اعمال میں متوازن و مقتصد ہیں اور ہو بھی کیونکر سکتے ہیں اس لیے کہ ہم اُن سرچشموں سے بہت دور چلے گئے ہیں جو متوازن و مقتصد صورت حال کی ضمانت مہیا کرتے ہیں۔

آپ پوچھیں گے کہ وہ سرچشمے کون سے ہیں؟

میرا جواب یہ ہے کہ وہ سرچشمے ہیں اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور اللہ کے رسولؐ کی سُنّت۔ آج ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم کتاب و سُنّت کی

طرف فوراً رجوع کریں اور سورہ النّسا کی جانی پہچانی آیت (۵۹) کے مطابق اپنے تمام تنازعات کو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف پلٹا کر حقیقی رہنمائی حاصل کریں لیکن ہم نے تو تہیّہ کر رکھا ہے کہ کتاب و سُنّت کی طرف رجوع بالکل نہیں کرنا۔ رجوع کرنا ہے تو خواہشاتِ نفس کے مطابق دیگر کتب اور دیگر روایات کی طرف کرنا ہے جو تنازعات کو ختم نہیں کرتیں بلکہ انہیں بڑھا چڑھا کر مستقل اختلافات اور فرقہ بندی کا رنگ دے دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہماری توجّہ سورہ آلِ عمران کی واضح آیات (۱۰۲ تا ۱۰۶) سے یکسر ہٹ جاتی ہے۔ جن کے مطابق اختلاف وتفرقہ کی راہ کفر کی راہ ہے جس پر چلنے کا انجام صرف اور صرف روسیاہی اور عذابِ الیم ہے کچھ اور ہرگز نہیں ہے۔

ابنِ آدم کا دم اس لحاظ سے غنیمت ہے کہ انہوں نے افراط وتفریط اور تفرقہ و اختلاف سے ہٹ کر توازن و اعتدال اور اتفاق و اتّحاد کی راہ لی ہے اور یہی صراطِ مستقیم ہے کیونکہ کتاب و سُنّت کے عین مطابق ہے کہ ابنِ آدم اس راستے پر نہ صرف خود چل رہے ہیں بلکہ اوروں کو بھی حتی الامکان و مقدور اپنا ہم سفر بنا رہے ہیں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر مبنی ان کی یہ مساعیٔ جمیلہ بے شک شکریے اور دعاؤں دونوں کی مستحق ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''جبت و طاغوت'' ایک گراں قدر تحقیقی مقالہ ہے عام مسلمان بالعموم اور دینیات کے طلباء و اساتذہ بالخصوص اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب جہاں عقائد کی سطح پر اصلاح کرتی ہے وہاں اعمال کی سطح پر ایسے ایسے افق سامنے لاتی ہے جو عام طور پر نظروں سے اوجھل ہی رہتے ہیں جبکہ انہیں مسلسل پیش نظر رکھنا ایمان کا لازمی اور جاریہ تقاضا ہے۔ ابنِ آدم کا یہ جملہ کہ:

''طاغوت کو پہچانے بغیر ایمان بے بنیاد رہتا ہے''

سو فیصد حقیقت پر مبنی ہے۔ کیونکہ سورہ البقرہ میں آیت الکرسی کے بعد آنے والی آیت (۲۵۶) کے مطابق ایمان لانے کے لیے طاغوت کی تکفیر ناگزیر ہے آیت کے الفاظ ہیں۔ ''ہدایت گمراہی سے الگ ہو کر صاف طور پر سامنے آ چکی ہے۔ تو جس کسی نے طاغوت کی تکفیر کی اور اللہ پر ایمان لے آیا۔ اُس نے (بلاشبہ) مضبوط دستاویز تھام لی۔''

اس آیت کا انداز بالکل کلمہ طیبہ یعنی لا الہ الا اللہ والا انداز ہے۔ یعنی جس طرح ہر قسم کے معبودانِ باطل کی نفی کیے بغیر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے معبودِ برحق ہونے کا اثبات نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح طاغوت کی تکفیر کیے بغیر اللہ پر ایمان نہیں لایا جا سکتا اور یہ تکفیر اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ انسان طاغوت کو اچھی طرح پہچانتا ہو۔

لغت اور کتاب و سُنّت تینوں کے مطابق جبت کے معنی ہیں جادو یا جادو کا سا اثر رکھنے والا ہر عمل اور طاغوت سے مراد ابلیس یا ابلیس کا مردود پیروکار ہے جو اللہ کی مقرر کردہ حدود کو توڑ دیتا ہے۔ جبت یا جادو اپنی ماہیّت کے اعتبار سے طاغوت کا وہ مہلک ہتھیار ہے جس سے طاغوت ہمہ وقت لیس رہتا ہے۔ جبت و طاغوت دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں لہٰذا طاغوت کی حقیقی تکفیر کے لیے جبت و طاغوت دونوں سے آگاہی لازمی ہے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں ابنِ آدم نے جس طرح جبت و طاغوت کی مختلف صورتوں کو بے نقاب کیا ہے قبل ازیں اس طرح ماضی میں نہیں کیا گیا۔ کتاب کو صرف ایک بار غور سے پڑھ لینے پر بھی آپ انشاء اللہ اس قابل ہو جائیں گے کہ عمر بھر آپ کو جبت و طاغوت کی مخفی سے مخفی شکل بھی پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہو گی۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

علمی وفکری اعتبار سے یہ کتاب میرے نزدیک اپنی مثال آپ ہے۔ دین کے شعبے میں اس طرح کا نکتہ آفرین اور لطیف ترین کام کرنے کا رواج بالکل نہیں ہے۔ ابنِ آدم اس سلسلے میں بارش کے اس پہلے قطرے کی حیثیت رکھتے ہیں جو اپنے اندر دجلہ کی فراخی سمیٹے ہوئے ہے۔ اس عظیم ریسرچ ورک کو پڑھ کر یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ دین کو صحیح معنوں میں یا کماحقہٗ سمجھنا دراصل علم کی سچی اور پکی تڑپ رکھنے والے علم دوستوں ہی کا کام ہے۔ آنکھوں پر مبہم عقائد کی پٹی باندھ کر اندھا دھند چلنے والے عقیدت پرستوں کا ہرگز نہیں ہے۔

قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، ایمان لاؤ'' (النساء۔ ۱۳۶)

بڑی عجیب وغریب آیت ہے کہ خطاب انہی لوگوں سے ہے جو پہلے ہی ایمان لا چکے ہیں انہی کو حکم دیا جا رہا ہے کہ ایمان لاؤ۔ تو کیا وہ پہلے ایمان نہیں لائے؟ لائے ہیں اور ضرور لائے ہیں۔ اصل نکتہ اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایمان ایک ارتقاء پذیر شے ہے بلکہ ایک ارتقاء پذیر حیاتیاتی اکائی ہے جس کا ارتقاء ہمیشہ جاری وساری رہتا ہے اور جیتے جی کبھی ایک لمحے کے لیے بھی نہیں رُکتا۔ بشرطیکہ ہم اس جانب سے غفلت کا شکار نہ ہوں۔ اسی حکمت کے پیشِ نظر قرآن کے مسلسل اور روزانہ مطالعے اور قرآن کے احکامات پر سُنّت کے مطابق مسلسل عمل کا جاریہ اہتمام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اِس کتاب (جبت وطاغوت) کو پڑھ کر اور اِس کے مندرجات کے مطابق عمل کر کے آپ بھی انشاء اللہ اپنے ایمان میں مطلوبہ ارتقائی کیفیت کو لازمی اور واضح طور پر محسوس کریں گے۔

اللہ کے رسولؐ کی ایک حدیث ہے:۔

''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اللہ کے نور سے ایک مومن کس طرح دیکھتا ہے اور کیسے اس کی باریک بین نظر سے تاریک سے تاریک گوشہ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔ یہ حقیقت بھی آپ کو اسی کتاب کے ذریعے معلوم ہوگی۔ اور بخوبی و بصراحت معلوم ہوگی۔ اور کتاب کو بغور پڑھ کر آپ کے دل کی گہرائیوں سے بھی میری طرح یہی دعا نکلے گی کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ابنِ آدم کو اس عظیم کام پر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

دعا گو

یوسف عباس

۱۸ اپریل ۱۹۹۵ء

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حرفِ آغاز

ایک دوسرے کونقصان اور ضرر پہنچانا لڑائی کہلاتا ہے اور ظلم اِس سے الگ ہے ظلم میں ایک فرد دوسرے کا قصداً نقصان کرتا ہے اور دوسرا مجبور یا صابر ہونے کے سبب صرف سہتا ہے۔

ایک انسان جب طاقت رکھتا ہو اور حق پر بھی ہو تو ہی کسی اصلاح یا نیکی کے لیے رُکے رہنا صبر کہلاتا ہے اور وہ رُکے رہنا' جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے ہو' وہ صبر کی صحیح ترین شکل ہے۔

مجبور کا رُکے رہنا تو مجبوری ہے تاہم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ مہربان ہے اور اپنی مخلوق سے محبت رکھتا ہے اور اس کی بے پایاں مہربانی کی ایک دلیل' مجبور کی مجبوری کو بھی صبر کا درجہ دے دینا ہے۔ مجبور ظالم نہ ہو تو پھر اس کا انتقام خود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ لیتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چونکہ منتقم بھی ہے لہٰذا صبر کرنا انتقام لینے سے بدرجہ اچھا ہے کیونکہ اس طرح صبر کرنے والے کا انتقام اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذمے ہو جاتا ہے بلکہ صابر کی حمایت اپنے وعدے کے سبب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر لازم ہو جاتی ہے اور بے شک اللہ پاک اپنے وعدے وفا کرتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے معاملات میں آگے بڑھنا صبر ہے جو جہاد میں ثابت قدمی کی صورت میں ہے اور نفسانی خواہشات کا ترک کرنا اور ان سے پیچھے ہٹنا بھی صبر ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے احکام کی اطاعت کی صورت میں ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جابروں سے جہاد کرنا بھی صبر ہے اور نفس کا کہانہ ماننا بھی صبر ہے لیکن جہاد کے وقت مظلوم بننا ظلم ہے۔ صبر کیے بغیر کوئی شخص جنت کے گھر کا مالک نہ بن سکے گا' پرہیز گاری کے ساتھ صبر کا مِل جانا گویا جنت کے گھر کی چابی کا مِل جانا ہے۔ صبر روح میں جلال لاتا ہے اور انسانوں کو پاک کرتا ہے جو جتنا بڑا صابر ہوگا وہ حشر میں اتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہوگا۔ صبر ایمان کا پھل ہے جس کی بدولت موت کی تلخی بھی شہد کی حلاوت اور جامِ آبِ حیاتِ جاوداں بن جاتی ہے۔

صبر پر فائز انسان جہاد پر اور جہاد شہادت پر اور شہادت عظیم کامیابی پر فائز ہے۔

شیطان کا کام بُری سے بُری چال چلنا اور ایسے ایسے مکروفریب کرنا ہے کہ جن سے پہاڑ بھی اپنی جگہ چھوڑ دیں۔ اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم صرف صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس کا فرمان ہے کہ ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف کرے گا۔ ہرگز نہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اسی کا بھروسہ رکھو اور اسی پر ایمان رکھو! وہ ہر شے پر قادر بڑے علم اور بڑی حکمت والا ہے کوئی شے اس کے قبضے سے نکل جانے والی نہیں ہے۔ کوئی قوت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی قوت کے سوا نہیں اور وہ ہمارا معبود ہے۔

میں پناہ میں آتا ہوں اپنے ربّ کی' تمام شیاطین کے شر کے خلاف اور اپنے رحمان و رحیم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے آغاز کرتا ہوں۔

میں نے پچھلے چند سالوں میں خوب تحقیق و جستجو کر کے جبت یعنی جادو اور طاغوت یعنی ابلیس کو اچھی طرح سے سمجھا اور جانا ہے اور یہ بات معلوم کی ہے کہ جو کوئی بھی قرآن کے خلاف عمل کر رہا ہے اور شک کا شکار ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس کے لیے دنیا اور آخرت دونوں میں سخت عذاب ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یہ تحریر میں اپنی دینی ضرورت یعنی دینی فرض پورا کرنے کے لیے لکھ رہا ہوں اور میرا مقصد لوگوں کو کفر سے آگاہ کرنا ہے۔ میری اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ رحمٰن میری یہ عبادت قبول فرمائے اور اپنی رحمت سے تمام مومن لوگوں کو بخش دے۔

آمین یارب آمین!

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی ہر شے کا پیدا کرنے والا اور زبردست نگران و کارساز ہے اس کے سوا کوئی عبادت و اطاعت کے لائق نہیں۔ اسی کا حکم اور اسی کی حکومت ہے میرا اُسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔
اللہ ہی میرے لیے کافی ہے اور وہ ہر حساب چکا دینے والا ہے' اُسی کے ہاتھ عالمین کی باگ ڈور اور بادشاہت ہے' اُسی کے ہاتھ کامیابی اور ناکامی کی چابی ہے' وہ جسے چاہتا ہے کامیاب قرار دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے شکست سے دوچار کر دیتا ہے اُسی کا خوف دانائی اور تقویٰ ہے اور اُس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ میں اپنا امر اُسی کے سپرد کرتا ہوں اور وہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

احادیثِ نبویؐ اور جادو

حضرت جندبؓ سے مرفوعاً روایت ہے:

''رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''

اس حدیثِ مبارک کے راوی ترمذیؒ ہیں۔ ترمذیؒ کے نزدیک یہ حدیث بالکل درست ہے اور اس میں شک و شبے کی گنجائش نہیں ہے اس کے راویوں کا سلسلہ اصحابہؓ رسولؐ سے ہوتا ہوا رسولؐ اللہ تک پہنچتا ہے۔ یہ حدیث مرفوع بھی ہے اور موقوف بھی اور کلیتاً صحیح ہے۔

(الحمدللہ! کہ اس حدیث کا تعلق فرقہ پرستوں کے نظریات سے نہیں ہے)

یاد رہے کہ جس حدیث کے لیے ''مرفوعاً روایت ہے'' کے الفاظ استعمال ہوں۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے کہ جس کے راویوں کا سلسلہ محمدؐ رسول اللہ تک پہنچتا ہے اور جس حدیث کے لیے ''موقوفاً روایت ہے'' کے الفاظ استعمال ہوں۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے کہ جس کے راویوں کا سلسلہ واضح طور پر صحابہؓ کرام تک پہنچتا ہے لہٰذا یہ بات واضح ہو گئی کہ اس حدیث میں کسی قسم کے شک و شبے کی گنجائش نہیں ہے اور یہ حدیث شیطان کو پوجنے والوں کے خلاف ایک حد ہے۔ اِس حدیث نبویؐ کے ہر طرح سے درست ہونے میں ایک شہادت حضرت عمرؓ کی تحریر بھی ہے۔

صحیح بخاری میں بجالہ بن عبدہؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے لکھا۔

''ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو قتل کر دو''

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حضرت بجالہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کا یہ پیغام سن کر ہم نے تین جادوگروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(کتاب التوحید از شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب التمیمیؒ)

حضرت عمرؓ نے فرمایا ''الجبت جادو اور الطاغوت شیطان ہے''

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ طاغوت وہ کاہن ہیں کہ جن پر شیطان اترتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں ہے کہ کاہن ہی جادوگر ہوتے ہیں شیاطین سے مدد لیتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ سات مہلک امور سے اجتناب کرو! صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ وہ مہلک امور کون کون سے ہیں؟

رسولؐ اللہ نے فرمایا:

1- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا
2- جادو کرنا
3- بلا جرم کسی کو قتل کرنا
4- سود کھانا
5- یتیم کا مال ہڑپ کر جانا
6- میدانِ جہاد سے بھاگ جانا
7- پاک دامن مومن عورت پر تہمت لگانا۔

ام المومنین حضرت حفصہؓ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو جس نے حضرت حفصہؓ پر جادو کا وار کیا تھا قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس لونڈی کو قتل کر دیا گیا۔

حضرت جندبؓ سے بھی اسی قسم کا واقعہ منقول ہے امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ جادوگروں کو قتل کرنا رسولؐ اللہ کے تین صحابہؓ سے ثابت ہے۔ اس سلسلے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

میں شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نے یہ فتویٰ بھی جاری کر دیا تھا کہ:

''جادوگر کو بلا توبہ کرائے قتل کر دیا جائے''

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔

''رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جو شخص خود فال نکالے یا اُس کے لیے فال نکالی جائے یا خود کاہن بنے یا اس کے لیے کوئی دوسرا کاہن بنے یا جو شخص جادوگر ہو' وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اُس کی باتوں کی تصدیق کرے تو گویا اُس نے شریعتِ محمدیہؐ سے کفر کا ارتکاب کیا''

چاروں کتبِ سنن اور مسند حاکم میں کئی طرح سے ایسی روایات موجود ہیں جن کے مطابق علم نجوم سیکھنا' فال نکالنا' غیر واضح بات کرنا' غیبت کرنا' جھوٹی قسم کھانا' العصنہ (دھوکہ دینے کی غرض سے بات بتانا) کسی کی بے جا تعریف کرنا' فضول بات کرنا' بہتان باندھنا' کسی کو دھوکے میں رکھنا' دنیاوی اغراض کی خاطر لمبی تقریر کرنا' حروفِ ابجد کا علم سیکھنا' قسمت کا حال بتانا وغیرہ وغیرہ بھی جادو کرنے کے مترادف اعمال ہیں۔ کیونکہ ان چیزوں سے انسان ٹھوکر کھا جاتا ہے اور اللہ کی بجائے ان باتوں کو علمِ حق جان کر ان پر بھروسا کر کے اپنا نقصان کر لیتا ہے یاد رکھیے کہ اللہ کے حکموں پر چلنے کے لیے کسی موسم یا کسی وقت کا انتظار کرنا ہمارا دین نہیں ہے۔ ہمارا دین اللہ کی عمدہ فرمانبرداری ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جادوزدہ شخص سے جادو کو دور کرنا

صحیح بخاری میں حضرت قتادہؒ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعید ابن مسیبؒ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص پر جادو یا جادو کی طرح کا کوئی ٹونا ٹوٹکا کیا گیا ہو کہ جس کے سبب وہ اپنی عورت کے پاس نہ جا سکتا ہو۔ تو اِس مسئلے کا کیا حل کیا جائے؟

کیا نُشرہ کیا جائے؟

سعید ابن مسیبؒ نے جواب دیا کہ نُشرہ میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اس سے اصلاح مقصود ہے۔

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ جادو کیے گئے شخص سے جادو کو دور کرنا نُشرہ کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی یہ ہے کہ جادو کو جادو ہی سے دُور کیا جائے۔ یہ شیطانی عمل ہے جو ناجائز ہے اور ناجائز اس وجہ سے ہے کہ اس عمل میں جادو کرنے والا اور جادوزدہ دونوں ایسا فعل کرتے ہیں کہ جس سے شیطان مردود خوش ہوتا ہے کیونکہ دونوں بذریعہ جادو' شیطان ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

نُشرہ کی دوسری قسم وہ ہے جس میں جھاڑ پھونک' ادویات اور مسنون دعاؤں سے علاج کیا جاتا ہے یہ جائز ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جبت و طاغوت اور پاکستان

کلام پاک میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ہم نے ہر امّت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعے سے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کی عبادت سے بچو''

حیرت کی بات ہے کہ پاکستان' جس کی بنیادوں میں کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والے لاکھوں نوجوانوں' بوڑھوں بچوں اور عورتوں کا خون شامل ہے اور جسے دینِ اسلام کا قلعہ اور لا الہ الاّ اللہ کی تعبیر بننا تھا۔ وہی آج کل جبت و طاغوت کا کھُلا شہر ہے۔

انتہائی شاطر و مکار اور فریبی لوگوں کو سادہ لوح شہری یا دیہاتی کہنا اور جابر و ظالم طاغوتی مکروفریب کرنے والوں کو محض دھوکہ باز کہنا یا سمجھنا بڑی عجیب بات ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ جادوگر اور جادو کے خریدار لوگ دشمنانِ دین ہیں اور انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور بفتویٰ شریعت' واجب القتل ہیں۔

ملک خداداد پاکستان یعنی پاک سرزمین کی دیواریں اور اخبارات جبت و طاغوت کے اشتہاروں سے سیاہ ہیں۔ دنیا کے حصول نے نفس پرستوں کو دیوانہ بنا رکھا ہے۔ برسرِ عام جبت و طاغوت کی خریداری بلاخوف و خطر جاری ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو گا کہ جہاں جادو کے اثرات نہیں پہنچے۔ ہر گھر میں جھگڑا، پریشانی اور پھوٹ موجود ہے مگر دین سے دور ہونے کے سبب اکثریت ان چیزوں کی حقیقت اور ان کے علم سے ناواقف ہے۔ طاغوت ہر طرف چھایا ہوا ہے۔ جاہل لوگ جبت کے انکار کو علم (سائنس) جانتے ہیں اور اپنی جہالت پر اِترا رہے ہیں اور خالص مومن بے چارے نادانی کے سبب جادوگروں کے ہاتھوں اذّیت پر اذّیت برداشت کر رہے ہیں۔

دراصل پاکستان میں اسلام کا وجود برائے نام ہے۔ پاکستانی مسلمانوں کی غالب اکثریت کے سینے اسلام کے نور سے خالی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نگاہیں اسلام کی بجائے اسلام آباد کی طرف متوجہ رہتی ہیں کہ کوئی حاکم آئے اور ہمیں اسلام پر چلائے۔

اسلام کے نام پر جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ تو چند مجبور و معذور دینی جماعتیں ہیں جو فرقہ فرقہ ہونے کے سبب اپنے باہمی جھگڑوں سے ہی فارغ نہیں ہیں۔ انھیں اسلام سے کہیں زیادہ اپنے فرقے کی فکر لاحق ہے۔ اللہ پرستی کی بجائے انسان اور فرقہ پرستی ہے۔

وسیع تناظر میں دیکھا جائے تو دنیا بھر کے مسلمان آج مشرکوں کے ہاتھوں سختیاں جھیل رہے ہیں مگر امتِ مسلم کو من حیث الامت کوئی احساس نہیں ہے۔ پوری امت انتشار کا شکار ہے۔ احساسِ زیاں رکھنے والے ہیں ضرور مگر وہ تعداد کے اعتبار سے بھی کم ہیں اور طاقت و اختیار کے اعتبار سے تو بالکل بے وقعت ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنا اپنا دین قرآن کے مطابق خود درست کیا جائے اور جبت و طاغوت کے لشکروں کا مقابلہ مل کر ہر محاذ پر کیا جائے اور اوّل اوّل مسلمانوں کی طرح اللہ کے سوا کسی سے مدد نہ مانگی جائے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کلامِ پاک میں جادو کا بیان

سورہ البقرہ آیات ۱۰۱ تا ۱۰۳:

''تو جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا گویا وہ لوگ کتاب سے واقف ہی نہ تھے''

(۱۰۱)

''اور اُن ہزلیات کے پیچھے لگ گئے جو سلیمانؑ کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے مطلق کفر نہیں کیا تھا بلکہ شیاطین ہی کفر کرتے تھے اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور وہ لوگ ان باتوں کے پیچھے بھی لگ گئے جو شہر بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اُتری تھیں اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم تو ذریعۂ آزمائش ہیں تو تم کفر نہ کرو۔ غرض لوگ (اس کے باوجود بھی) ان سے ایسا جادو سیکھتے کہ جس سے میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈال دیں اور اللہ کے حکم کے سوا وہ جادو کے ذریعے کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تھے۔ اور وہ لوگ کچھ ایسے منتر بھی سیکھتے جو انہیں بس نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہیں پہنچاتے تھے۔ اور وہ یہ جانتے تھے کہ جو شخص ایسی چیزوں کا خریدار ہوگا اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ (وہ جہنمی ہے) اور وہ جس چیز کے عوض اپنی جانوں کو بیچ چکے تھے وہ بدی (شر) تھی''

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

(۱۰۲)

''اور اگر وہ لوگ ایمان لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو اللہ کی طرف سے بہت اچھا صلہ پاتے۔اے کاش وہ اس (حقیقت) سے واقف ہوتے''

اِن آیات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ باتیں آسانی اور بصراحت معلوم ہو جاتی ہیں۔

1- حضرت سلیمانؑ کا عہد جادو کی تاریخ میں اہم ترین عہد ہے۔اسی عہد میں جادو کا علم آزمائش قرار دیا گیا تھا۔
2- جادوگر جو کلمات پڑھتے ہیں وہ ناپاک کلمات ہیں اسی لیے اللہ نے انہیں طاغوتی ہزلیات قرار دیا ہے۔
3- شیطانی اعمال میں سے ایک عمل جادو کا عمل ہے۔
4- طاغوتی ہزلیات پڑھنے والا ابلیس ہے۔

(ایک جادوگر کے نزدیک یہ آیات کالے علم اور جادو کی دیگر اقسام کے بارے میں ہیں)

آپ ذرا سی تکلیف کریں اور کسی کالے علم کے ماہر سے پوچھیں کہ یہ کالا علم کیا ہے؟ تو وہ آپ کو بتائے گا کہ جو کام سیدھا قرآن پڑھنے سے نہیں ہوتا وہ اُلٹا قرآن پڑھنے سے ہو جاتا ہے مجھے ایک جادوگر نے یہ کہا کہ ''گھی اگر سیدھی انگلیوں سے نہ نکلے تو انگلیاں ٹیڑھی کر لینی چاہئیں''

میں اللہ کے خوف سے یہ کہتا ہوں کہ نفسانی خواہشات کی تکمیل کی خاطر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے کلام کو ٹیڑھا یا اُلٹا تلاوت کرنا خلافِ سنتِ رسولؐ اور کلامِ پاک کی صریح توہین ہے اور سخت کفر ہے۔قرآن کی عزّت کرنا' اِکرام کرنا' احترام کرنا' اور آیات کے مطابق چلنا تمام مومنوں پر فرض ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قرآن کو توہین آمیز انداز سے جب پڑھا جاتا ہے تو اس سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رحمت فوری طور پر دُور ہو جاتی ہے اور پڑھنے والا جہنمی ہو جاتا ہے۔ اس عمل سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ناراض اور شیطان راضی ہو جاتا ہے۔ شیطان راضی ہو کر اپنا مکروفریب اللہ کے بندوں پر طاری کر دیتا ہے اور جو کوئی بھی شیطانی مکروفریب کا شکار ہو جاتا ہے وہ جادو زدہ کہلاتا ہے۔ علم وحکمت کے مطابق تمام نفسیاتی مسائل اور ایسی بیماریاں جن کی بابت ڈاکٹر کچھ نہیں جان سکتے جادو کی صورت ہیں اور ان کا علاج صرف ذکر سے ممکن ہے۔

شیطان سے مدد مانگنے والے جو کچھ بھی پڑھتے یا پڑھاتے ہیں وہ پڑھنا اور پڑھانا شیطان سے مدد مانگنے کی صورت اور اس کی عبادت کرنا ہے۔ بالکل اسی طرح کہ جیسے اللہ کا ذکر کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا' اللہ سے مدد مانگنا ہے۔

شیطان کا فریب حاصل کر کے دنیا کو دھوکا دینے والے شیطان کی رضا کی خاطر نہ صرف قرآن کی توہین آمیز تلاوت کرتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ مختلف زبانوں کے اشعار بھی پڑھتے ہیں جنہیں آیات میں طاغوتی ہزلیات کا نام دیا گیا ہے۔

مذکورہ اشعار اور جملوں کا سیکھنا سکھانا' جادو سیکھنا اور سکھانا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد واضح ہے کہ جو کوئی بھی ایسا کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو گا یعنی وہ جہنم بُرد ہو گا۔ ان طاغوتی اعمال کا سیکھنا اپنی جان کا ایسی شے کے لیے بیچ ڈالنا ہے جو کہ صاف بدی ہے اور کھلا شر ہے۔

اِسی لیے رسولؐ اللہ نے جادوگر کی سزا قتل قرار دی ہے۔

یہ سچ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت قرآن کی توہین کرنے والے اس گروہ سے واقف ہی نہیں حالانکہ ان کے اشتہارات مقبول ومشہور اخباروں اور رسالوں میں روزانہ چھپتے ہیں۔ یہ زبان کہ ''تمنا کیسی ہی ہو کیوں نہ پوری

ہو" سو فیصد شیطانی اور اللہ کو چیلنج ہے کہ جس کے حکم کے بغیر کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اللہ کی پناہ۔

5- حضرت سلیمانؑ نے ہرگز کفر کی بات نہیں کی تھی۔ البتہ کفر کی باتیں (کلمات و اعمال) شیطان کی حرکات ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد واضح ہے کہ حضرت سلیمانؑ اللہ کے نیک بندے تھے۔ ہرگز طاغوتی کلمات ایجاد کرنے والے نہیں تھے اور آپؑ پر اللہ نے خوب فضل فرما رکھا تھا۔ آپ کے اقتدار کا راز جادو ہرگز نہیں تھا۔ یہ شیطان کا پراپیگنڈہ ہے کہ جس نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ سلیمانؑ جو کچھ بھی کرتے تھے علوم سے کرتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں تھا' آپؑ جو چاہتے تھے اللہ کی رحمت سے ہو جاتا تھا اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کو تمام الہامی کلاموں کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔

جادو ٹونے اور طاغوتی تعویذ گنڈے واضح طور پر شیطانی اعمال ہیں اور ان کا کاروبار کفر کا کاروبار ہے۔ یہ کاروبار کبھی مومنوں نے نہیں کیا۔

6- ارشادِ ربِّ العزت ہے اور واضح لفظوں میں ہے کہ شیاطین کی مہلک حرکات میں سے ایک حرکت عملیاتِ طاغوت کا سیکھنا اور سکھانا ہے اور جو شخص یہ سب کچھ سیکھتا یا سکھاتا ہے وہ ابلیس اور ابلیس کا ولی ہے۔

7- یہ سوال کہ جادو کہاں سے آیا ہے؟ اس کا جواب بھی ان آیات سے بآسانی اور بخوبی مل جاتا ہے۔ جادو کا سہرا قدیم زمانوں سے ہی شیاطین کے سر ہے جو جنّات اور انسانوں دونوں گروہوں میں سے ہیں۔

8- آیات سے ظاہر ہے کہ جادو سے عموماً جادو کرنے والے ہی کا نقصان ہوتا ہے' فائدہ نہیں ہوتا۔ گویا کفر میں رہ کر اور کفر کو خرید کر کچھ حاصل نہیں ہوتا اور دنیا کی سہولت اور آخرت کی نعمت دونوں چھن جاتی ہیں اور

ذلّت و عذاب کا آنا لازم ہو جاتا ہے۔

9- اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے پہلے ہی سے فرما دیا ہے کہ جو کوئی بھی ایسی شے یعنی سحر و منتر کا خریدار ہوگا اور اوچھے کام کرے گا اس کا آخرت میں کچھ حصّہ نہ ہوگا۔ یعنی اس کی تمام نیکیاں اور اعمال برباد ہو جائیں گے اور اگر اس نے لوگوں کو اس طریقے یا کسی اور طریقے سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی راہ سے روکا تو پھر اس کے بعد نہ تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ ہی اللہ کے عذاب پر اس کا صبر اس کے کچھ کام آئے گا۔ ایسے لوگوں کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ان کے تمام دلائل اور جواز مسترد کر دیئے جائیں گے اور انہیں گروہِ شیطان قرار دے کر جہنم بُرد کر دیا جائے گا۔

10- جادو خریدنا یا بیچنا، سیکھنا اور سِکھانا، اپنی جان دنیا کی خریداری کے بدلے بیچ ڈالنا ہے کیونکہ یہ طاغوتی عمل ہے لہٰذا بیچ ڈالنے سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں ایسوں پر حد جاری کر دی گئی ہے اور وہ واجب القتل قرار دیئے جا چکے ہیں اور آخرت میں یہ لوگ جہنم بُرد کر دیئے جائیں گے۔

11- آیت ۱۰۳ کے مطابق جادوگر حضرات بدکار ہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے واضح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ اگر یہ لوگ پرہیز گاری کی راہ لیتے تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے اپنے اعمال کا اچھا صِلہ پاتے۔

ظاہر ہے کہ طاغوت کے پرستار اور جادو کے خریدار، پرہیزگار نہیں ہو سکتے۔ طاغوتی اعمال اور پرہیزگاری دو الگ الگ چیزیں ہیں جو اپنی حقیقت و فطرت کے لحاظ سے مخالف اور متضاد ہیں اور اب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے اتمامِ حجت کے الفاظ پر مشتمل یہ آیت بھی پڑھ لیجیے۔

''اور ہم نے تمہارے پاس سلجھی ہوئی آیتیں بھیج دی ہیں اور اِن سے انکار وہی کرتے ہیں جو بدکردار ہیں'' (البقرہ - آیت ۹۹)

جادو کے جواز کی من گھڑت دلیلوں کا تجزیہ

''سب کہتے ہیں شراب حرام ہے۔ میں کہتا ہوں حرام بھی ہے اور حلال بھی۔ مسئلہ مجبوری کا ہے کفر بحالتِ مجبوری جائز ہے بس انسان دِل سے کافر نہ ہو''

یہ جُملے ایک کامِل فن جادوگر نے اپنی تجارت یعنی جادو کے جائز ہونے کی دلیل کے طور پر کہے۔ یہ جُملے سن کر ہر کوئی دھوکے میں آ جاتا ہے۔ مگر ذرا سا غور کیا جائے تو ان جملوں کی حقیقت آشکار ہو جاتی ہے۔

ان جملوں میں بات شراب کی ہے جادو کی خریداری کی نہیں۔ جادو اور شراب الگ الگ چیزیں ہیں۔ دونوں گناہ کی چیزیں ہیں مگر ایک چیز شرک ہے اور دوسری چیز حرام ہے۔ لاکھ دلیلیں گھڑنے کے بعد بھی شرک، شرک ہی رہتا ہے اور حرام، حرام ہی رہتا ہے۔ اور دونوں اپنی اپنی جگہ پر ناجائز ہی رہتے ہیں نہ کہ اپنی اپنی جگہیں بدل کر جائز ہو جاتے ہیں۔ شراب کی مثال دے کر جادو کو جائز قرار دینا ایک فریب ہے۔ جادو شرک ہے جس کے ارتکاب کے بعد بخشش ناممکن ہے۔ کوئی ایک آیت اور کوئی ایک حدیثِ رسولؐ کہیں اس بات کی تصدیق نہیں کرتی کہ جادو کا شرک بحالتِ مجبوری جائز ہے۔ اللہ کے رسولؐ کا ارشاد ہے کہ ''شرک نہ کرو چاہے زندہ جلا دیئے جاؤ''

جادو شرک ہے اور شرک بھاری ظلم ہے۔ یہ معاملہ اتنا ہلکا نہیں ہے کہ جتنا اسے مُشرک سمجھتے ہیں۔ کتنی واضح بات ہے کہ شراب کا نقصان شرابی کو اور جادو کا نقصان مخلوقِ خدا کو پہنچتا ہے جو قابلِ معافی نہیں ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قرآن مجید میں جو چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں ان میں بہتا ہوا خون' کتے اور سؤر کا گوشت' مردار' سود اور شراب شامل ہیں۔ پھر اور بھی بہت کچھ حرام ہے' پھر کفر کی چیزیں ہیں' یعنی وہ تمام چیزیں ایک ایک کر کے گنوا دی گئی ہیں جو حرام ہیں اور وہ بھی بتا دی گئیں ہیں جو بحالت مجبوری ایک خاص حد تک استعمال کی جاسکتی ہیں۔ مگر حالتِ مجبوری کے دوران بھی اور بعد میں بھی یہ اشیا حرام ہی رہتی ہیں۔ ان اشیا کے عارضی استعمال کی اجازت کا مقصد...... جان کا بچانا ہے۔ یہ کھانے پینے کی چیزیں شرک میں داخل نہیں کرتیں۔

آپ خود ہی غور کیجئے کہ ایک شخص سؤر پالنے اور بیچنے کا کاروبار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ بحالتِ مجبوری سؤر کا گوشت حلال ہے اور خود بھی جی بھر کر سؤر کھاتا ہے اور جو بظاہر مجبور...... وہاں آتے ہیں ان سے سودا کر کے بیچتا بھی ہے حالانکہ وہ حلال جانور یعنی گائے بھیڑ بکری وغیرہ کے پالنے کا اور بیچنے کا کاروبار بھی کر سکتا ہے۔ تو کیا یہ صاف معلوم نہیں ہو جاتا کہ ایسا شخص قصداً حرام کا کاروبار کھولے ہوئے ہے اسی طرح جادو جیسے کفر کی دکانداری ہے۔

عارضی استعمال کی اجازت حالات سے مشروط ہے یعنی کوئی شخص پیاس یا بھوک سے مر رہا ہو اور پینے یا کھانے کو صرف شراب یا سؤر کا گوشت ہی ہو تو ایسا شخص جان بچانے کی خاطر (جان بچانے کی ضرورت کی حد تک) شراب پی سکتا ہے یا سؤر کا گوشت کھا سکتا ہے' تاہم وہ جان بچانے کی ضرورت کی حد سے تجاوز نہ کرے اور اس کی نیّت میں بغاوت بھی نہ ہو تو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ معاف کر دے گا مگر برعکس صورتوں میں معافی قطعاً نہیں ہے۔

ایک اور مثال یوں ہے کہ ایک مقام ہے جہاں جب سفر کرنے والے تھکے ماندے پہنچتے ہیں تو بھوک سے مرنے والے ہو جاتے ہیں اسی جگہ پر ایک شخص سؤر کے گوشت کی دکان لگا لیتا ہے کہ مجبور مسافر آئیں گے اور

کھائیں گے۔ تو حلال جانوروں کے ہوتے ہوئے بھی حرام کی دُکان کرنے کا کیا جواز ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ ایسا بدنیت ہے' اس کی نیت میں بغاوت ہے اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔ معلوم ہوا کہ حرام کی دُکان کرنے کا گناہ ہر اعتبار سے اسی کے سر ہے اور کفر کی دکانداری کا جواز کسی کے پاس نہیں ہے۔ یہ خواہشاتِ نفسانی کے پیروکار ہیں جو کفر خریدتے اور بیچتے ہیں اور من گھڑت جواز انہوں نے سادہ لوح لوگوں کو پھانسنے کے لیے بنا رکھے ہیں۔

جادو شرک ہے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اور یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ شرک کے ارتکاب کے بعد شدید عذاب ہے اور دنیا و آخرت میں ناکامی ہی ناکامی ہے۔ رسولؐ اللہ نے ایک دفعہ ایک واقعہ اپنے اصحابؓ کو سنایا۔ آپؐ نے فرمایا:

''ایک مکھی کے سبب ایک شخص جنت میں اور ایک شخص جہنم میں چلا گیا''

اصحابؓ نے کہا: آپؐ فرما دیجئے کہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ دو مسلم مرد سفر کر رہے تھے۔ سفر کرتے کرتے ایک شہر کے قریب پہنچے تو بُت پرست لوگوں نے انہیں روک لیا اور راستے میں نصب ایک بُت کی طرف اشارہ کر کے بولے جب تک تم دونوں کوئی جاندار شے اِس بُت کی نذر کی خاطر قربان نہیں کرو گے ہم تمھیں نہ تو شہر میں جانے دیں گے نہ واپس لوٹنے دیں گے۔

مسلم مسافروں نے کہا: مگر ہمارے پاس تو قربانی کے لائق کوئی جاندار نہیں ہے۔ وہ بولے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم بے شک چاہو تو مکھی پکڑ لو اور بُت کے آگے مسل دو۔

دونوں میں سے ایک نے فوراً مکھی پکڑی اور بت کی نذر کر دی اور دوسرے نے یہ کہہ کر نذر پیش کرنے سے انکار کر دیا کہ میرا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کسی غیر اللہ کی نذر نہ مان سکتا ہوں نہ پوری کر سکتا ہوں۔ یہ شرک ہے اور شرک بھاری ظلم ہے۔

پس ان بت پرستوں نے نذر ادا کرنے والے کو جانے دیا اور انکار کرنے والے مومن مرد کو شہید کر ڈالا۔ تو جو شہید ہوا وہ شرک سے بچا اور داخلِ جنت ہوا اور جو شرک کرنے کے بعد بچ نکلا وہ داخلِ جہنم ہوا جو انتہائی بُرا مقام ہے۔

اللہ کے رسولؐ کے سنائے ہوئے اس واقعے سے بڑھ کر شرک کی کوئی اور تشریح مجھے نہیں ملی لہٰذا اسے پیش کر دیا ہے۔ غیر اللہ کی نذر ماننے والے خبردار ہوں۔

شرک کرنے سے قتل ہو جانا بہتر اس لیے ہوا کہ انسان اس کے بعد منصبِ شہادت پر فائز ہو جاتا ہے کسی طرح کی کوئی مجبوری شرک کا جواز نہیں بن سکتی۔ جان بچانے کی خاطر حرام بقدرِ ضرورت کھانے کی اجازت ہے مگر جان کی خاطر شرک کر کے ایمان ضائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جادوگر بھی لوگوں کو جانور یا پرندہ کاٹنے کے لیے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسے اللہ کا نام لیے بغیر کاٹنا ہے ورنہ تمہارا کام نہیں ہو گا۔ اکثر لوگ یہ حرکت کر ڈالتے ہیں اور یہ جانتے ہی نہیں کہ انہوں نے ظلمِ عظیم یعنی شرک کا ارتکاب کر لیا ہے اور اللہ کے بنائے ہوئے جانور کو شیطان کے آگے قربان کر کے جہنم خرید لیا ہے۔

کون نہیں جانتا کہ شرک ظلمِ عظیم ہے اور جادو شرک ہے کیونکہ اس میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جو ہر شے پر قادر ہے' کی بجائے شیطان' جس کا ہر وعدہ فریب ہے' سے مدد مانگ کر دنیا و آخرت کی ذلت مول لے لی جاتی ہے۔ جو شخص شیطان سے مدد مانگے وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے ایسا مدد کا طالب اس

لیے بھی بُرا ہے اور خسارے میں ہے کہ اس کا مطلوب اور محبوب ہی اس کا دشمن ہے۔تو جادو جیسے جُرم سے بچنا ہی فلاح کا راستہ ہے۔

اور یہ بات سمجھ کر تسلّی رکھنی چاہیے کہ جادوگر کے لیے فلاح نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے اور یہاں سے جانے کا وقت بھی معلوم نہیں۔

ہوسکتا ہے جادوگر کی طرف جاتے ہوئے راستے میں حادثہ پیش آ جائے تو ایسے میں بُرا انجام تو طے ہے کہ جادو کے طالب کا آخرت میں ٹھکانا جہنّم ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے وہ تمام اشیا تفسیر کر کے بتا رکھی ہیں جو حرام ہیں اور جو بحالتِ مجبوری ایک حد تک یعنی جان بچانے کی حد تک ہی قابل استعمال ہیں اور ان میں نہ جادو ہے اور نہ شرک......تو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے۔

عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ جن آیات میں حلال وحرام کا بیان ہے وہ آیات حلال وحرام کا اصول بیان کر رہی ہیں یہ خیال غلط ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان آیات میں گن گن کر اشیا کے نام بتائے ہیں اور ان اشیا میں جادو جیسے کفر وشرک کا نام ہرگز نہیں ہے۔ جادو کا خریدارِ مجبور بھی کافر اور شیطان اور مختار بھی کافر اور شیطان ہے لہٰذا دین کے معاملات میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ''جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا'' تو وہ کون سی بہتری کر رہے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ ''فلاح جس علم سے ہو وہ بُرا نہیں'' غلط ہے اور صریحاً گمراہ کُن ہے۔

جادو طاغوتی مکروفریب ہے جس سے فساد اور خرابی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ جادوگر جو اصلاح چاہتے ہیں وہ فساد ہے لہٰذا وہ مفسدین ہیں اور اللہ مفسدین پر لعنت بھیجتا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اُس خرابی سے بڑھ کر کون سی خرابی ہے کہ جس کے بعد دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیں اور آرزو مند پر آرزو ذلّت بن کر چھا جائے اور وہ ہمیشہ کے عذاب کا شکار ہو جائے۔

فلاح کے طالب کو چاہیے کہ وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو کارساز بنائے جس کے وعدے سچّے اور جو ہر شے پر قادر ہے اور جو کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اور اسے یہ بھی چاہیے کہ نماز قائم کرے اور صبر کیے رہے۔ پھر دیکھے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مدد آتی ہے یا نہیں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی مدد ضرور آتی ہے اور اللہ پر بھروسہ کرنے والا کبھی محروم نہیں رہتا۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دین کو اپنی رحمت و برکت بنایا ہے۔ لہٰذا پرہیز گاری سے بڑھ کر اور کوئی عمل فلاح کا باعث نہیں ہے۔ دینِ اسلام عبادت کرنے والوں' صبر وشکر کرنے والوں اور شرک سے بچنے والوں کا حسین طریقۂ حیات ہے۔ یہ بدمزاجوں' مغروروں' بدفطرتوں اور متکبروں کا طریقۂ حیات نہیں ہے کہ جنھیں غرور اور حسد نے ابلیس بنا رکھا ہے اور دنیاداری نے دیوانہ بنا دیا ہے۔ جیسے آوارہ کتا اپنا گھر چھوڑ کر ہڈی ہی کی طرف دوڑتا ہے ویسے ہی یہ لوگ اپنا دین چھوڑ کر تمناؤں کی طرف بھاگتے ہیں اور انہی کو تو جادوگر آواز دیتے ہیں اور ان کے آگے ہڈی پھینک کر ان کو لوٹ لیتے ہیں اور ذلت اور لعنت بعد میں آتی ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتاب نازل کی ہے اور انتہائی شائستہ اعمال بجا لانے کا حکم دیا ہے۔ حسد اور غرور کے سبب جن لوگوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال رکھا ہے ان کا عبرت ناک انجام وقتِ مقرر پر سامنے آ کر رہے گا۔ اس روز ابلیس کے نقشِ قدم پر چلنے والے مردوزن بُری طرح ذلیل و رسوا ہوں گے۔ انجامِ خیر صرف پرہیز گاروں اور صبر کرنے والوں ہی کا ہوگا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

kutubistan.blogspot.com

نفسانی خواہشات کو ابھارنے والے اعمال جسموں پر نمودار ہو جائیں گے سورہ رحمٰن میں ہے کہ اس روز سب کچھ ظاہر کر دیا جائے گا اس طرح سے کہ:

''اس روز کسی سے یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہے گی کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا ہے''

اپنے نفس کی عبادت کرنے والے اور ابلیس سے مدد مانگنے والے اس روز سیاہ چہروں اور مسخ شدہ جسموں والے ہوں گے۔ جنہوں نے طاغوت یعنی شیطان کو کارساز بنا رکھا ہے' کیا ایسے لوگ اُن لوگوں کی طرح ہیں جو خالص اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی عبادت کرتے اور اُسی سے مدد مانگتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

ظالم جو ایک دوسرے کو وعدے دیتے ہیں وہ فریب ہی فریب ہیں۔ یہ عنقریب جان لیں گے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا وعدہ کیسا ہے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو اذّیت و عذاب کے اعتبار سے اس دنیا کے تمام صدموں اور ہر طرح کے عذابوں سے ہزاروں گنا زیادہ ہے۔ تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی سے ڈرنا اور اسی کی عبادت کرنا چاہیے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جادو کا مہلک ترین استعمال

جادو کا مہلک ترین استعمال میاں بیوی کے درمیان تفرقہ اور جدائی ڈالنے کی کوشش ہے۔

رسولؐ اللہ نے ایک واقعہ اپنے اصحابؓ کو سنایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابلیس پانی پر تخت لگاتا ہے اور اپنے اولیاء سے پوچھتا ہے کہ انہوں نے اس کی رضا کے لیے کون کون سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں؟ جواباً کوئی ولی کہتا ہے کہ اس نے وسوسوں کی مدد سے دو آدمیوں میں جو گہرے دوست تھے، جھگڑا کروا دیا۔

کوئی ابلیس کا ولی کہتا ہے کہ اس نے فلاں عورت پر تہمت لگوا دی کوئی ولی کہتا ہے کہ اس نے فلاں جگہ قتل کروا دیا۔ کوئی کہتا ہے کہ اس نے فلاں عبادت گزار سے ابلیس کی بھی پوجا کروا لی۔ الغرض ابلیس کے اولیاء بہت کچھ کہتے ہیں۔

سب کچھ سن کر ابلیس یہ کہتا ہے کہ تم لوگوں نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ اتنے میں ایک ابلیس کا ولی جو سراپا ابلیس ہوتا ہے، کہتا ہے کہ اس نے بڑا کام کیا ہے۔ ابلیس پوچھتا ہے کیا؟ تو وہ بتاتا ہے کہ اس نے فلاں مقام پر میاں بیوی کے درمیان وسوسے پیدا کر کے تفرقہ ڈال دیا اور ان کی پرسکون زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ابلیس اپنے ولی کا یہ بیان سن کر خوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے، تم نے واقعی بڑا کام کیا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جو لوگ اپنی باتوں سے یا مکروفریب سے یا جادو سے یا غلط فہمیوں سے یا وسوسے پیدا کر کے میاں بیوی کی زندگی میں زہر گھولتے ہیں وہ ابلیس کی بڑی خدمت کرتے ہیں۔ ابلیس ان سے راضی ہو جاتا ہے اور اللہ کی لعنت ان پر مسلط ہو جاتی ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ شیاطین تو یہی چاہتے ہیں کہ میاں بیوی کی پاک زندگی ایسی اُلجھ کر رہ جائے کہ اللہ کی یاد تک ان کو بھول جائے مگر ہمارے (اللہ کے) حکم کے سوا وہ جادو سے کسی کا کچھ نقصان نہیں کر سکتے۔ مومنوں کا اللہ ہی مددگار اور کارساز ہے اور وہ ہر اعتبار سے کافی ہے اور مانگنے والوں کو وہ سب کچھ دیتا ہے کہ جو وہ اُس سے مانگتے ہیں اور جب کوئی اُس سے پناہ چاہتا ہے اور مانگتا ہے تو وہ شیاطین کے خلاف مظبوط ترین پناہ عطا فرما دیتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں کا حامی و ناصر ہے۔ اسی کا بھروسہ غموں سے نجات ہے وہی ہر شے کا خالق اور ہر شے کا نگران ہے۔ اس پر بھروسہ رکھنے والوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

kutubistan.blogspot.com

غور کیجئے

انبیاءؑ کرامؑ کے معجزات کو دیکھ کر قدیم لوگ یہی کہا کرتے تھے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ دریا میں راستہ بنتے' لاٹھی کو اژدہا ہوتے' مردوں کو جی اٹھتے' مریضوں کوشفایاب ہوتے' اندھوں کو بابصارت بنتے اور دوسرے معجزے ہوتے دیکھ کر جب وہ یہ کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے تو اس بیان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ جادو کی حقیقت سے بڑی حد تک آگاہ تھے لیکن وہ چونکہ معجزے کو جادو کہتے تھے لہٰذا یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ معجزے سے آگاہ نہ تھے۔

معجزے اور جادو میں واضح طور پر فرق ہے۔ جادو باطل اور بے اصل شے کو اصل ظاہر کرتا ہے اور معجزہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا تصرّف ہے جو حقیقت میں واقع ہوتا ہے۔

جو جادوگر حضرت موسیٰؑ پر ایمان لائے تھے وہ بڑے علم والے تھے۔ وہ ایمان اس لیے لائے تھے کہ یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ جادو سے کیا ممکن ہے اور کیا ممکن نہیں ہے۔

وہ جانتے تھے کہ جادو سے یہ تو ممکن ہے کہ وہ لاٹھی کو اژدہا ہوتے دکھا دے مگر جادو سے یہ ہرگز ممکن نہیں کہ وہ لاٹھی کو سچ مچ اژدہا بنا دے اور اژدہا بھی ایسا کہ جو جادو کا سامان نگل جائے۔ لہٰذا جب انہوں نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا تصرف معجزے کی صورت میں دیکھا تو پکار اٹھے:

''ہم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے ربّ پر ایمان لائے''

اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ایمان لانے والوں پر رحم کرتا ہے مگر بے علم لوگ تب بھی معجزے کو جادو ہی سمجھتے رہے۔ چونکہ وہ صرف جادو ہی سے واقف تھے لہٰذا معجزے دیکھ کر بھی اسے جادو ہی سمجھتے رہے اور اللہ پر ایمان نہ لائے۔

وہ لوگ تو گزر چکے مگر یہ آج کے لوگ جادو جیسے شر ہی سے ناواقف ہونے کے سبب اس شیطانی عمل اور اس کے اثرات سے انکار کرنے کو علم و دانش سمجھتے ہیں وہ جادوگروں کو دھوکا باز اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے خیال میں جادوگروں کے پاس کوئی علم نہیں ہے۔ نیز وہ جادوگروں کو جاہل اور معصوم قرار دیتے ہیں جو پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لیے جادو کے نام پر جھوٹی دُکانداری چمکا رہے ہیں۔ جادو کی حقیقت سے آج کے لوگوں کا یہ انکار دراصل کم علمی پر محمول ہے۔ ان لوگوں کا علم مادی ہے اور یہ لوگ حیات کو بھی مادے ہی کا عمل تصور کرتے ہیں حالانکہ ہر وہ جسم جو روح سے محروم ہو مُردہ ہوتا ہے' یہ لوگ اس حقیقت سے بھی آگاہ نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ علوم بھی مثبت اور منفی ہوتے ہیں اور نفس کو متاثر کر لیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ تو نفس ہی کے منکر ہیں کہ روح و جسم دونوں جس کے آگے غلام ہیں اور علمائے نفسیات' جبت و طاغوت کو ہی نہیں مانتے حالانکہ تمام الہامی کتابوں میں جبت و طاغوت کا ذکر موجود ہے اور تجربات سے ان کا وجود ثابت ہوتا ہے۔

ان کے نزدیک ہر بیماری جسمانی ہوتی ہے۔ اسی سبب سے پاگل خانوں میں بند لوگ ان سے شفایاب نہیں ہوتے اور یہ صرف ان کی رپورٹس تیار کرتے رہتے ہیں۔ ایک عجیب اذّیت ہے کہ جو پاگل خانوں میں بند نفسانی مریضوں کو پہنچائی جاتی ہے۔ الیکٹرک شاک اور دماغوں میں سوراخ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ ان کا طریقہ علاج غلط ہے اور یہ کسی بھی حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ یہ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ظلم اور تشدد زیادہ تر پاکستان میں ہوتا ہے کہ جو ایک اسلامی ملک سمجھا جاتا ہے۔

حالانکہ یورپ کے صاحبانِ دانش نے حکمت پر مبنی علوم کو تسلیم کر لیا ہے۔ اور بلیک میجک یعنی کالے علم اور وائٹ میجک یعنی نوری علم سے وہ آگاہ ہو چکے ہیں اور اب یورپ میں جسمانی امراض کی طرح نفسیاتی امراض کا باقاعدہ علاج 'روحانی علاج کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ میں اس بات کو مانتا ہوں کہ پیدائشی پاگل لاعلاج ہو سکتا ہے مگر جو درست حالت سے پاگل ہو گیا ہو دین میں لاعلاج نہیں ہے۔ ایسا سو فیصد ہو سکتا ہے۔ (علاج کے لیے صفحہ آخر دیکھیں)

پاکستان میں قرآن و حدیث کے منکر آئے دن ٹیلی ویژن پر اور دیگر ذرائع ابلاغ میں جنّات اور جبت و طاغوت کا تمسخر اڑاتے رہتے ہیں۔ اس سے قرآن و حدیث کی نفی ہوتی ہے مگر کوئی نہیں بولتا۔ پاکستان میں شیطان صفت انسانوں کی اکثریت اور جہالت عام ہے۔ ظاہر ہے جن لوگوں کو ہوس نے دیوانہ بنا رکھا ہے اور وہ نفس امارہ ہی کو اپنی ذات سمجھے ہوئے ہیں۔ ایسے ہوس پرست نفس و روح کے متعلق علوم کی اقدار اور قرآن و حدیث کی علمی حیثیتوں سے کیونکر آگاہ ہو سکتے ہیں؟ سرمہ سلائی آنکھ میں داخل ہونے کے بعد کہاں دکھائی دیتی ہے ایک انسان جب تک باطن سے پاک نہ ہو جائے تب تک دنیا و آخرت کے حقیقی علم یعنی حکمت سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ ان سے تو قدیم کافر ہی بہتر تھے کہ جو کم از کم جادو کی حقیقت سے بڑی حد تک آگاہ تھے اور اسے شیطانی عمل مانتے تھے اور آج کے لوگ شیطان ہی کو نہیں جانتے تو اُس سے بچنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں؟

خالقِ مطلق اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتابیں بالخصوص قرآنِ محکم جس شے کی تصدیق کرتا ہے یہ اسی کا انکار کرتے ہیں اور جانتے ہی نہیں کہ ان کا کون سا عمل شیطان کی عبادت ہے اور کون سا عمل اللہ کی فرمانبرداری ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ہم اور ہماری جہالت

ہم نیّت کو بھی اور ارادے کو بھی مانتے ہیں کہ جو نفس (ذات) میں ہوتے ہوئے بھی نظر نہیں آتے۔ ہم مشورے کی طاقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں جو نفس کو نفس سے متاثر کرتا ہے اور اس کے فائدے اور نقصان سے بھی آگاہ ہیں مگر نفس کہ روح و جسم جس کے دُم چھلے ہیں کو ہم تسلیم نہیں کرتے کہ جو نیّت ارادے اور مشورے تینوں کا سرچشمہ ہے گویا ہم اصل کو نہیں مانتے فروعات کو مانتے ہیں تو یہ ہماری جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم یہ جانتے ہیں کہ ارادہ جسم کو آگے لگا لیتا ہے مگر یہ ماننے کے لیے ہم تیار نہیں ہیں کہ جبت و طاغوت وسوسوں کے ذریعے ارادے ہی کو آگے لگا لیتے ہیں۔

اگر جادو سے کچھ نہیں ہوتا تو پھر انبیاءؑ کے معجزے دیکھ کر لوگ یہ کیوں کہتے تھے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

توریت' زبور' انجیل اور قرآن حکیم میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے کہ لوگوں نے انبیاءؑ کو جادوگر کہا اور ایسا اس لیے کہا کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے ناممکن کو ممکن ہوتے دیکھا تھا۔

آج یہ کہنا کہ جادو کوئی چیز نہیں' یہ ثابت کرتا ہے کہ لوگ الہامی کتابوں پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے دکھائے ہوئے راستے کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔

اور یہ بھی کہ انتہائی ناقص علم کو لوگ بڑی چیز خیال کرتے ہوئے اس پر اترا رہے ہیں اور ان کا یہ روّیہ ان بستیوں میں رہنے والوں کا سا ہے کہ جو آیات سے انکار کے سبب برباد ہو گئیں اور جہاں اچانک شدید عذاب آ گیا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جادو سے کیا ہوتا ہے

(سورہ طٰہٰ آیات ۵۶ تا ۷۰)

''اور ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھائیں مگر وہ تکذیب اور انکار کرتا رہا۔ کہنے لگا کہ موسیٰ! کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ اپنے جادو سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال دو؟ تو ہم بھی تمھارے مقابلے میں ایسا ہی جادو لائیں گے۔ تم ہمارے اور اپنے درمیان ایک وقت مقرر کر لو کہ نہ تو ہم اس کے خلاف کریں گے اور نہ تم۔۔۔۔

(اور یہ مقابلہ) ایک ہموار میدان میں ہوگا۔ موسیٰ نے کہا کہ آپ سے یومِ زینت کا وعدہ ہے اور یہ کہ لوگ اس دن چاشت کے وقت اکٹھے ہو جائیں تو فرعون لوٹ گیا اور اپنے سامان جمع کر کے پھر آیا۔

موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا کہ ہائے تمھاری کم بختی! اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو۔ وہ تمھیں عذاب سے فنا کر دے گا جس نے افترا کیا وہ نامراد رہا۔

تو وہ آپس میں اپنے معاملے میں الجھنے لگے اور چپکے چپکے سرگوشی کرنے لگے۔ کہنے لگے کہ یہ دونوں (موسیٰ و ہارونؑ) جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو کے زور سے تمھیں تمھارے ملک سے نکال دیں اور تمھارے شائستہ مذہب کو نابود کر دیں تو تم جادو کا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سامان اکٹھا کر لو اور پھر صف باندھ کر نکلو۔ آج جو غالب رہا وہی کامیاب ہوا۔ پھر بولے کہ موسیٰ یا تو تم (اپنی چیز) ڈالو یا ہم پہلے ڈالتے ہیں۔ موسیٰ نے کہا کہ نہیں تم ہی پہل کرو۔

(پھر جب انہوں نے اپنی چیزیں ڈالیں)

تو اچانک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں موسیٰ کے خیال میں ایسی نظر آنے لگیں کہ جیسے وہ (میدان سے اُن کی طرف) دوڑ رہی ہوں تو (اس لمحے) موسیٰ نے دل میں خوف محسوس کیا۔

ہم نے کہا خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو اور جو چیز (عصاء) تمھارے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دو کہ جو کچھ انہوں نے افترا کیا ہے اسے نگل جائے گی جو کچھ انہوں نے افترا کیا ہے وہ جادوگروں کے ہتھکنڈے ہیں۔

اور جادوگر جہاں جائے گا فلاح نہیں پائے گا۔

(القصہ یوں ہی ہوا) تو جادوگر سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے کہ ''ہم موسیٰ اور ہارونؑ کے ربّ پر ایمان لائے''

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جادو واضح اثرات رکھتا ہے اور یہ کہ جادو غرور کرنے والے فرعونوں کا سہارا ہے۔

ان آیتوں کی روشنی میں یہ کہنا جہالت کیسے ہوسکتا ہے کہ جادو باطل پرستوں کا ہتھیار ہے جو ہلا کے رکھ دینے والا سچ ہے۔

اسے سوائے منکرِ قرآن کے کوئی اور جہالت نہیں کہہ سکتا۔

ہاں اگر جادوگر توبہ کر لے اور شریعتِ محمدیؐ پر چلنے لگے تو اس کے لیے معافی ہے کیونکہ جب کوئی ایمان لے آتا ہے تو کافر نہیں رہتا۔ مسلم ہو جاتا ہے اور کسی مسلم کا قتل، جادو کی طرح قابلِ گرفت و تعزیرِ عمل ہے اور اگر جادوگر

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

توبہ نہ کرے تو مومنوں کو اختیار ہے کہ وہ (اس کا قتل واجب جانتے ہوئے) اسے مار ڈالیں تاکہ جہاں پاک ہو۔ شریعت محمدیہ میں واضح طور پر جادوگر کی سزا قتل ہے۔ کسی صاحبِ ایمان کی یہ سزا ہرگز نہیں ہے اور شریعتِ محمدیہ کے منکروں کے خلاف ہر طرح کی کوشش کرنا اور تلوار اٹھانا' جب کہ وہ مومنوں کو ایذا دے رہے ہوں اور دین سے روک رہے ہوں' یقینی طور پر جائز ہے۔

جادو کا سہارا لینے والا اوّل تو کافر ہے۔ اگر مسلمان کہلواتا ہے تو مرتد بھی ہے اور منافق بھی ہے۔ دوئم اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنے کے سبب مشرک ہے۔ ایسے انسان نما بھیڑیئے' بچھو اور سانپ امّت میں کھلے چھوڑ دینے کا مطلب بڑی خرابی ہے اور وسیع فساد ہے اس لیے رسول اللہ نے ایسوں کو قتل کرنے کا قانون بنا کر مومنوں پر قتال کا دروازہ کھول رکھا ہے اور حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں اس دروازے کو کھلا رکھا ہے اور جادوگروں کے قتل کو اسلامی قانون کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔

یاد رہے کہ کسی طور پر بھی شریعتِ محمدیہ کا دعویدار اس قانون میں نرمی کا مجاز نہیں ہو سکتا اور آج بھی تورات میں جادوگر کو زندہ جلا دینے کا حکم موجود ہے۔

لہٰذا ہوشیار باش!

سورہ طٰہٰ کی ان آیات کے مطابق جادوگروں کا مقابلہ کرنا انبیاؑ کی سُنّت ہے۔

اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ اگر حضرت موسیٰؑ جیسے پیغمبر' جو صاحب کتاب بھی تھے' جادو سے خوف محسوس کرنے لگتے تھے تو ایک عام انسان کا ایسے موقع پر کیا حال نہ ہوتا ہوگا۔ پھر یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے خود حضرت موسیٰؑ کو ان الفاظ میں تسلی دی تھی:

''خوف نہ کرو بلاشبہ تم ہی غالب ہو''

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

تو ایسے میں کہ جب خود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے تسلی دینا ضروری سمجھا' حضرت موسیٰؑ کی کیا کیفیت نہ رہی ہوگی؟

اتنے ٹھوس شواہد کی موجودگی میں کسی مسلمان کو جادو جیسے مکروفریب کی صورت حال کوتسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں ہونا چاہیے۔ خواہ اسے ذاتی طور پر جادو کا تجربہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

آپ قرآن کو مانتے ہیں تو پھر جبت و طاغوت کی حقیقت کے انکاری نہ ہوں یہ آیات کی صریح تکذیب ہے۔

جادو یعنی جبت کوئی معمولی معاملہ نہیں ہے۔آپ خود غور کریں جس فریبی جادوگر کوموذی قرار دے کر خود رسولؐ اللہ نے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اُسے صرف بے وقوف جان کر معاشرے میں جادو کا کاروبار کرنے دینا رسالت کا انکار ہے یا نہیں؟

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہی کی پناہ کافی ہے۔ والحمدللہ ربّ العلمین۔

حکومت سے میرا مطالبہ یہ ہے کہ اللہ کے خوف اور سنتِ رسولؐ پر چلتے ہوئے اور حُبّ اللہ اور پرہیز گاری کے پیشِ نظر شیاطین کے خلاف یہ قانون پاس کردے کہ:

''ہر جادوگر کو خواہ مرد ہو یا عورت قتل کر دیا جائے''

اگر آج مسلمان حاکموں سے یہ ممکن نہیں ہے اور وہ خود جادوگروں کے مرید ہیں تو کچھ غم نہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا وہ دنیا ہی میں جادوگر شیطانوں کو ذلیل کر کے رکھ دے گا اور آخرت میں تو سوال و جواب کے بغیر ہی جہنم ہے۔

سب لوگ آگاہ ہوں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نفی کا سیدھا سیدھا مطلب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے عذاب کا آ جانا ہے:

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

لہٰذا ہوشیار باش!

رسولؐ اللہ کا یہ ارشاد کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے۔''

ہر مسلمان کے نزدیک قانون ہے اور یہ قانون مبنی بر حکمت و رحمت ہے کلامِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

''اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ و رسولؐ کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہ ہو گیا''

(سورۂ الاحزاب آیت ۳۶)

تو صاحبانِ ایمان کو فکر ہونی چاہیے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور فکرِ آخرت سے غفلت تو کسی بھی قیمت پر نہیں کی جا سکتی۔

ترمذی کی تحقیق اور مضبوط حوالوں کے بعد آپ ایک بار پھر غور کریں کہ حکمِ رسولؐ پر مشتمل اس حدیثِ نبویؐ کے بعد کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''

ایک مومن پر اور کونسا قانون لاگو ہوتا ہے؟

کیا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی اصل حاکم، خالق اور مالک نہیں ہے؟ بے شک وہی حاکم و خالق و مالک ہے۔ تو اللہ کو چھوڑ کر کس کا قانون اور رسولؐ کے بعد کس کی سنت لازم ہے؟ مسلمانوں کو جملہ امورِ حیات و ممات میں عقل کی راہ لینی چاہیے۔ اس ارشادِ رسولؐ کے پیچھے یقیناً ایسے حالات موجود تھے جن کا لازمی تقاضا یہی حکم تھا، یہی قانون تھا جو کل بھی نافذ العمل تھا اور آج بھی نافذ العمل ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ذاتِ رسالت مآبؐ اور جادو

ذاتِ رسالت مآبؐ اور جادو

تفاسیر و تاریخ کا معمولی طالب علم بھی یہ بات جانتا ہے کہ رسولؐ اللہ پر جادو کیا گیا تھا کہ جو کارگر نہ ہوا اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ثابت کیا کہ اللہ اپنے بندے کے لیے کافی ہے۔

اسلام کی شمعِ نور روشن ہو چکی تھی اور مشرکین اس چراغ کو بجھانے کی بھرپور کوششوں میں مصروف تھے آپؐ کا حق ہر منکرِ دین کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا کہ ایک موقع پر لبید یہودی کی بیٹیوں نے صلاح مشورہ کر کے رسولؐ اللہ پر جادو کا مہلک ترین وار کیا مگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا وعدہ آڑے آیا اور آپؐ محفوظ رہے اور ثابت ہوا کہ اللہ اپنے بندے کے لیے کافی ہے' شرط یہ ہے کہ بندہ اللہ ہی کا ہو' غیر اللہ کا نہ ہو۔

جس طرح لوگوں کی بدفطرتی اور دشمنی جاری رہتی ہے۔ اسی طرح اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی سُنت بھی مکافاتِ عمل کی صورت میں جاری رہتی ہے اور تبدیل نہیں ہوتی۔ اللہ اپنے بندوں کو ہر دفعہ فتح عطا کرتا ہے اور ہر بُرے وقت میں بھرپور مدد کرتا ہے کیونکہ اس کے بندے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

اللہ سُبحانہ تعالیٰ نے جس طرح موسیٰؑ کو بچایا تھا اسی طرح رسولؐ اللہ کو بھی بچا لیا اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

تفاسیر و تاریخ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ جادو سے آپؐ کے مزاج پر اور صحت پر اثر پڑا تھا۔ آپؐ بخار اور درد کی سی کیفیت کے سبب چست نہیں رہے تھے۔ بعض جگہ یہ لکھا ہے کہ اس جادو نے آپؐ کی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یادداشت کو متاثر کیا تھا۔ آپؐ بات کرتے کرتے بھول جاتے تھے اور یاد آنے پر بیان کو مکمل کرتے تھے۔ معاملاتِ دنیا میں تو کافی تبدیلی آ گئی تھی اور آپؐ بے چینی کی سی کیفیت محسوس کرتے تھے مگر کارِ نبوت میں کوئی فرق نہ آ سکا۔ پھر اللہ سبحانہُ وتعالیٰ نے سورہ الفلق اور سورہ الناس نازل فرمائیں اور جس چیز کے ذریعے رسولؐ پر جادو کیا گیا تھا۔ اسے اطلاع ملنے پر اصحابہؓ نے بھاری پتھر کے نیچے سے نکال لیا پھر تلاوت کرتے کرتے اس کی گرہیں کھول ڈالیں۔ اس طرح سے رسولؐ صحت یاب ہوئے اور غسلِ صحت فرمایا۔ اس پر اصحابہؓ نے اللہ سبحانہُ وتعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کیا اور خوشی منائی۔

اللہ سبحانہُ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''نہیں بھیجا ہم نے تم کو مگر عالمین کے لیے ازراہِ رحمت''

اب غور کیجئے کہ وہ کیسی ایذا و اذیّت ہو گی کہ جس کے سبب رسول اللہؐ یہ حکم دیتے ہیں کہ:

''جادوگر کی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کر دیا جائے''

آپ کو اب یہ بات تسلیم کرنا ہو گی کہ یہ جادوگر لوگ عالمین میں ذلت و گندگی کے ڈھیر اور زحمت و اذیّت کے سرچشمے ہیں اور کتنے بڑے مجرم ہیں کہ ان کو قتل کیے بغیر سکون ہو ہی نہیں سکتا۔ اور جہاں یہ کاروبار کھلے ہوئے ہوں وہاں اللہ کی رحمت کیسے نازل ہو سکتی ہے؟

ایک موقع پر خود رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ:

''دینِ حق کی تبلیغ کے سلسلے میں جتنی اذیّت مجھے دی گئی ہے، مجھ سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئی''

اس اذیّت کوشی میں مشرکین و منافقین و ساحرین کی پہنچائی ہوئی تکلیفوں کی وہ تمام صورتیں شامل ہیں جو ظاہری اور باطنی طور پر آپؐ کو پہنچائی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

گئیں۔ جنہوں نے رسولؐ اللہ کو تنگ کیا اور جو مومنوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ان پر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لعنت کی ہے اور توبہ قبول نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی سبب سے جادوگروں کو بلا توبہ کرائے قتل کر دینے کا فتویٰ شریعتِ محمدیہؐ میں موجود ہے۔

یہ جادوگر لوگ کسی طور پر بھی ایک اسلامی ریاست میں قابلِ برداشت نہیں ہو سکتے ماسوائے اس صورت کے کہ ریاست بظاہر اسلامی ہو اور بباطن طاغوت کا قلعہ ہو۔ یہاں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں تو خود جادوگر یہ کہتے سنائی دیتے ہیں:

1- ہم بڑے ظالم و جابر ہیں ہمارے تھانے میں ہر انتقام لیا جا سکتا ہے۔
2- ہم شریعتِ محمدیہؐ کی بجائے ہندو بت پرستوں اور کالی ماتا کی پوجا کرنے والوں کے طریقے سے جیتے ہیں۔
3- ہم لوگوں کی فلاح کا کام کرتے ہیں۔
4- تمنا کیسی بھی کیوں نہ ہو (شرعی یا غیر شرعی) پوری ہو گی۔
5- محبوب آپ کے قدموں میں۔ چاہے کوئی بھی ہو۔
6- جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ جادو سے موت بھی ہو سکتی ہے۔

میں پناہ میں آتا ہوں اپنے ربّ کی اِن سرکش و متکبر فرعونوں کے خلاف اور اس رحمٰن کی پناہ کے سوا کوئی پناہ فائدہ نہیں دے سکتی۔

جادو باطنی اذیت رسانی کا طریقہ ہے۔ خود طاغوتی عملیات کرنے والے یہ بات بتاتے ہیں۔ یہ لوگ بدنصیب ہیں ان پر افسوس ہے اس کے بعد افسوس ہے ان دانشوروں پر جو یہ کہتے ہیں کہ جادو کوئی چیز نہیں۔ پھر افسوس ہے پاکستان ٹیلی ویژن کے ان پروگرام کرنے والوں پر جنہوں نے سکرین پر دین کا تمسخر اڑانا جاری کر رکھا ہے اور جادو یعنی جبت کو کھیل تماشے کے طور

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

پر پیش کرتے ہیں پھر افسوس ہے ان شاعروں پر جو اپنے گیتوں میں لفظ جادو اور جادوگر اور جادوگری استعمال کرتے ہیں اور ایسی بات کہتے ہیں کہ جس کا انہیں کماحقہٗ علم نہیں ہے۔ ایسے تمام لوگوں کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ڈرنا چاہیے فوراً توبہ کرنی چاہیے اور طاغوت کی راہ ہمیشہ کے لیے ترک کر دینی چاہیے۔ اللہ انہیں معاف کر دے گا انشاء اللہ لیکن اگر انہوں نے اپنی روش نہ بدلی تو مجھے ان کے بارے میں خدشہ ہے کہ قیامت کے روز یہ لوگ مشرکین کے ساتھ محشور ہوں گے اور مشرکین کے لیے جہنم تیار ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ جبت و طاغوت کی چیزوں میں دلچسپی لینا ابلیس کی محبت اختیار کرنا ہے جو کہ اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ بلکہ بدترین عمل ہے۔

بہت سے معاملات انسانی فہم و ادراک کی حدود کے پار ہیں اور ایک ماورا حقیقت میں جاری و ساری ہیں اور وہ لوگ جنہیں ایسے تجربات نہیں ہوئے نہ وہ براہِ راست ایسے معاملے سے دوچار ہوئے ہیں اور نہ ہی کسی قسم کا مشاہدہ انہوں نے کیا ہے اور نہ ہی حسیاتی سطح پر انہیں کچھ محسوس ہوا ہے ایسے جملہ افراد کے نزدیک جنّات کا وجود اور طاغوت کی باتیں ایک طرح سے توہمات کی دنیا ہے حالانکہ کچھ مشکل نہیں کہ ایسے افراد اگر اللہ پر ایمان لا کر اُس کے فرمانبردار ہو جائیں اور شرک چھوڑ دیں تو جلد اس بات سے واقف ہو سکتے ہیں کہ ایک ایسی مخلوق بھی ہمارے اردگرد موجود ہے کہ جس مخلوق کو ہم تو دیکھ نہیں سکتے مگر یہ مخلوق ہمیں دیکھ رہی ہے۔ یہ جنّات ہیں اور صرف حسیات سے ہی ہم انہیں محسوس کر سکتے ہیں۔

یہ مخلوق غیر مادی ہونے کے سبب آنکھوں سے تو دیکھائی نہیں دیتی مگر دیگر حواس سے ضرور اس کی موجودگی کا باقاعدہ احساس ہوتا ہے۔ صالح جنات کی موجودگی ان کی مہک سے اور بدکار جنات کی موجودگی ان کی بدبو

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سے محسوس ہوتی ہے۔ جسم پر ان کی گرفت اور بوجھ ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ جن کو نظر انداز کیا جا سکے۔ انسانی جسم اعتدال پر خلق ہوا ہے اس میں اچانک بے پناہ قوت بھر جانا یا قوت کا نام و نشان مٹ جانا بے سبب نہیں ہوتا۔ یہ مخلوق دوست بھی بنتی ہے اور دشمن بھی۔ غلام کی طرح قابو بھی آ جاتی ہے اور آقا کی طرح آگے بھی لگا لیتی ہے۔ اس طرح اس مخلوق کا ادراک دو قسم کے لوگوں کو ہوتا ہے۔

1- انتہائی صالح لوگ جو اللہ کے سوا کسی کو کچھ خیال نہیں کرتے اور صرف اور صرف اللہ کے ہو کر رہتے ہیں یعنی خالص مومنین جو شیطان کے پکے دشمن ہیں۔

2- شیطان نما بدکردار لوگ جو ابلیس کو اپنا معبود بنا کر پوجتے ہیں اور شیطان کے کاروبار میں شریک ہوتے ہیں۔ یعنی جادوگر اور دیگر بدکردار لوگ۔

عام لوگوں کو ان کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ وہ جنات کو اور ان کی کارروائیوں کو وہم و گمان اور جہالت سمجھتے ہیں اور ان کا ذکر سن کر ذکر کرنے والوں کو جاہل خیال کر کے اُن کے خیالات پر مسکراتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ خود جاہل ہیں۔

ہر بدی کرنے والے پر مسلط شیطان کی اپنی خاص بدبو ہوتی ہے۔

زانی مرد اور زانی عورت سے آنے والی بدبو اور رشوت خور سے آنے والی بدبو بالکل مختلف ہوتی ہے۔ ان کے جسموں سے ایسی قوت خارج ہوتی رہتی ہے کہ جہاں اٹھتے بیٹھتے ہیں وہاں صاف پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہر کسی کو اپنے جیسا خیال کرتے ہیں اور جن کے بظاہر خیر خواہ بنتے ہیں ان کے عیب تلاش کرنا ہی ان کی زندگی ہے۔ ان کی نظر اور بات چیت دونوں سے منفی رویہ ٹپکتا ہے لوگ ان کے رویے کے سبب ان سے ڈرتے ہوئے اوپر اوپر سے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ان کی عزت کرتے اور دل سے ان کو برا خیال کرتے ہیں۔ ان سے دور رہنے اور سخت احتیاطی تدابیر کر کے بچنے کا حکم ہے۔ان کی پہچان بے حیائی کی گفتگو، بہتان بازی، غیبت خوری ہے اور کاروبار اپنے مفادات اور گندے مقاصد حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو گمراہ کرنا اور دعوتِ گناہ دینا ہے۔

ہمارا علم تو مادی دنیا کی خبروں کا دوسرا نام ہے اور ہماری حکمت غیر مادی دنیاؤں کی خبریں ہیں جیسے یہ خبر کہ تربوز کے بیج سے تربوز کا پودا پھوٹتا ہے۔اور تربوز کے پودے پر کبھی خربوزے نہیں لگتے۔ خالص علمی بات ہے جو لائقِ مشاہدہ بھی ہے اور یہ خبر کہ جھوٹ بولنے والا پریشانی اور مسائل کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ خاص حکمت پر مبنی خبر ہے۔مگر اس کا اِدراک صرف صالح کو ہوتا ہے اور بدکار کو نہ تو اس کا ادراک ہوتا ہے نہ مشاہدہ۔ وہ تو جھوٹ اور دھوکا بازی ہی کو عقل کا اصل کاروبار جانتا ہے۔

قرآن اللہ علیم و حکیم کی نازل کردہ کتاب ہے اور اسے قرآن حکیم یعنی حکمت کی کتاب کہا جاتا ہے۔ یہ کتاب صالح لوگوں کے لیے مینارِ نور، نصیحت، ہدایت اور زندگی ہے اور دنیا پرستوں کے ہاں صرف اور صرف اللہ کی آیات کا انکار ہے۔ دنیا پرست قرآن کو بھی عملیات (جادو) کی کتاب سمجھ کر بلا مطلب سمجھے طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔کوئی کہتا ہے چالیس دن تک سورۂ واقعہ پڑھو تمہارا رزق کھل جائے گا اور کوئی کہتا ہے فلاں آیت پڑھنے سے محبوب تسخیر ہوتا ہے اور کوئی یہاں تک کہتا ہے کہ دلہا دلہن کو قرآن کے نیچے سے گزارو، سدا سکھی رہیں گے گویا یہ لوگ بت پرستوں کی طرح عمل کرتے ہوئے قرآن کو بھی بت خیال کرتے ہیں۔ بت پرست بتوں کے نیچے سے گزرتے ہیں اور اسے بابرکت خیال کرتے ہیں اور یہ قرآن اور دیگر زیارتوں کے نیچے سے گزرنے کو مبارک سمجھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اللہ کا ارشاد ہے۔

''اور اس شخص سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہے کہ جسے اُس کے ربّ کی آیتوں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ہم گناہگاروں سے ضرور بدلا لینے والے ہیں''

(سورۃ السجدہ' آیت ۲۲)

''۔۔۔بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔'' (الحج آیت ۴۶)

بات کچھ یوں ہے کہ

''دماغ اس مادی دنیا کا دل ہے اور دل غیر مادی دنیا کا دماغ ہے''

غیر مادی دنیا خالص حکمت کی دنیا ہے اسے لوگ روحانی دنیا کا نام محض دھوکا دینے کے لیے دیتے ہیں۔ روحانی دنیا کے تمام تاجدار دراصل شیطانی دنیا کے گدی نشیں ہیں۔ ہمارا دین جنات سے مدد مانگنے یا انھیں قابو کر کے ان سے کام لینے کا دین نہیں ہے۔ ہمارے ہاں تو صرف اللہ کے ذکر کے ہتھیار سے شیطانوں (بدکردار جنات اور انسانوں) کو خود سے دور رکھنے کا عمل دین کا لازم جز ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

''غلط فہمیاں اور شرک''

الحمد للہ قرآن میں جو صرف اور صرف اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم ہے تو وہ اس لیے ہے کہ غیر اللہ کا ذکر ہی شیطان کا ذکر ہے۔ روحانی دنیا کے پیشوا بتاتے ہیں کہ مرنے والوں کی روحیں ہمارے اردگرد پھرتی ہیں۔ اللہ کے بندے مرنے یا شہید ہونے کے بعد بھی ہمارے ہاں موجود ہیں۔ یہ دو باتیں قابلِ غور ہیں۔

1- کہا جاتا ہے کہ مرنے والا سب کچھ دیکھتا سنتا ہے مگر ہم سے بات نہیں کر سکتا۔ سوال یہ ہے کہ مرنے والا یہ سب کچھ کرتا ہے تو ہم اسے مردہ کیوں کہتے ہیں' نیم مردہ یا بے ہوش کیوں نہیں کہتے؟

2- کیا شہید کی اولاد یتیم نہیں ہوتی؟ بیوی بیوہ نہیں ہوتی؟ اسے قبر میں نہیں دفنایا جاتا؟ اس کی جائیداد اس کے وارث نہیں بانٹتے؟ اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جاتی؟ اور اگر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے تو ہم شہید کو اپنے ہاں زندہ اور اپنا کارساز کیوں مانتے ہیں جبکہ شہید شہادت کے بعد اپنے گھر والوں ہی کے کام کا نہیں رہتا؟

قرآن تو صاف صاف بتا رہا ہے کہ شہید اللہ کے ہاں زندہ ہے۔ کھانا کھاتا ہے مگر کوئی انسان اس کا شعور نہیں رکھتا اور ہم دعویٰ کر رہے ہیں کہ ہمیں شہید کا شعور ہے۔ شاید ہم اس آیت کی خبر نہیں ہے کہ جس میں اللہ ایسے تمام لوگوں کو کافر قرار دیتا ہے کہ جو اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندوں کو اپنا ولی اور کارساز بناتے ہیں۔ یہ آیت صرف پڑھ کر اصل صورتِ حال سامنے آ جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ حق تعالیٰ ہے۔

''کیا کافر یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے بندوں کو ہمارے سوا (اپنا) کارساز بنائیں گے (تو) ہم نے (ایسے) کافروں کے لیے جہنم کی مہمانی تیار کر رکھی ہے'' (سورۃ الکہف آیت ۱۰۲)

قرآن کے مطابق ہم زندہ انسان کو کارساز بنائیں تو کافر ہو جاتے ہیں تو کیا ایسے میں شہید یا مردہ کو کارساز بنا کر مومن ہی رہتے ہیں؟

اب سورۃ فاطر کی آیت ۲۲ پڑھ لیں۔

''اور نہ زندہ اور مردے برابر ہو سکتے ہیں۔ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے سنا دیتا ہے اور تم ان کو جو قبروں میں (دفن) ہیں سنا نہیں سکتے''

قبر کے اندر دفن انسان کو تو رسول اللہ بھی نہیں سنا سکتے تھے تو کیا اب عام لوگ بھی زمانوں سے دفن لوگوں کو اپنا حال سنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں؟

معلوم ہوا کہ کشف القبور کے نام پر ہونے والے تمام ڈرامے شیطانی اور جناتی کھیل ہیں اور اللہ کے بندوں کی روحوں کے بھیس میں شیطان لوگوں کو گمراہ کرتا پھرتا ہے۔ یہ زیارتیں یہ مزار سب شیطانی اڈے ہیں اور اللہ کا گھر اور دعا کی جگہ صرف اور صرف مسجد ہے۔

قبر پرستوں سے کہو کہ تم کو اس قبر پر لے جائیں کہ جسے وہ تجلیات کا سب سے بڑا مرکز مانتے ہیں پھر ان سے کہو وہ صاحب قبر کو سلام کریں کہ یہی ان کے زیادہ واقف ہیں۔ جب سلام کے جواب میں کوئی جواب نہ آئے تو جان لو کہ اللہ نے یہ سچ کہا ہے کہ مردوں کو سنانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ مزاروں کا کاروبار شیطانی جنات چلاتے ہیں انہی کے کمالات کو یہ تجلیات مانتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہمارے ملک میں اللہ کے طرف دار اور اللہ ہی کو اپنے لیے کافی ماننے والے لوگ نہایت کم ہیں۔ یہاں اکثریت اللہ کے بندوں یا جادو گردوں کو کارساز بنانے والوں کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب اللہ ہر شے پر قادر ہے اور ہر دعا قبول کرتا ہے اور اپنے بندوں کے لیے کافی ہے تو ایسے میں بندوں کے حضور حاضر ہونے‘ قبروں پر جانے یا جادوگروں سے مسائل حل کرانے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب کبھی یوں بھی دیا جاتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کے زیادہ قریب ہیں اور ہمیں اللہ کے قریب پہنچانے والے ہیں۔

’’لے سائیں بابا کی دعا اور اپنی کشتی پار لگا‘‘

قرآن اس عقیدے کو باطل پرستی قرار دیتے ہوئے بتاتا ہے کہ:

’’دیکھو خالص عبادت اللہ ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاً بنائے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے آگے اس لیے عاجزی کرتے ہیں کہ ہم کو اللہ کے قریب کردیں۔ تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کیے دیتا ہے۔ (وہ یہ کہ) بیشک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا اور ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا‘‘

(سورۂ الزمر آیت ۳)

حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ کے مقابلے میں ان اولیاء کا تذکرہ ہوتا ہے تو بڑی بحث ہوتی ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے تو اپنی حدیث میں قبروں کے نشان تک مٹا دینے کا حکم دے رکھا ہے اور یہ قبروں کے طرف دار نامعلوم کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

میں نے ایک بار بحث کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کے لیے اور اپنے قرآن و حدیث کے مطابق ایمان کی حفاظت کرنے کے لیے ان سے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

یوں کہا تھا۔ ''اے بھائیو! میری بات سنو' اگر واقعی قبروں میں مدفون لوگ کسی طاقت کے مالک ہیں تو بھی میرے لیے اللہ ہی کافی ہے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے وہ میری ہر دعا سنتا ہے تو مجھے تمھارے پیاروں کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟ جیسے میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہ کسی شے پر قادر نہیں کیا تم بھی اللہ کی بابت ایسا کہہ سکتے ہو۔ اگر نہیں کہہ سکتے تو کیوں حق کی مخالفت کرتے ہو'' اللہ نے قرآن میں یہ سوال پوچھا ہے۔

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟''

(سورۂ الزمر)

''بیشک اللہ ہمارے لیے کافی ہے'' کہہ کر تم جواب کیوں نہیں دیتے؟ ''میرے لیے اللہ ہی کافی ہے'' سن کر مجھ سے جھگڑنا چاہتے ہو یا اللہ سے' ذرا سوچو تو؟ حق ہے کہ لوگ یہ جانتے ہی نہیں ہیں کہ

''طاغوت (شیطان) کو پہچانے بغیر ایمان بے بنیاد رہتا ہے''

اپنے مسائل کے حل کے لیے اللہ کے سوا کسی بھی شے یا انسان کی طرف رجوع کر لینا شرک ہے جو ظلم عظیم ہے۔ اس بات کا دھیان رہے کہ:

1- اللہ کے سوا کسی کو نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر مان کر پکارنا یعنی معبود بنانا لا الہ الا اللہ کا انکار کر دینا ہے۔

2- یہ مشرکوں کا طریقہ تھا کہ مسائل کے حل کے لیے اللہ کو چھوڑ دیتے تھے۔ اور شہید یا مردہ انسانوں کی قبروں یا بتوں کی طرف رجوع کر کے انہیں پکارتے تھے۔ یہ طریقہ آج اللہ کے مومنوں نے کیوں اختیار کر لیا ہے حالانکہ یہ صاف شرک ہے؟

3- غیر اللہ کو پکارنے والے یا اپنا حال سنانے والے اللہ کو جو ہر شے پر قادر ہے عاجز ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

4- انسان کو پکارنے والوں کا عمل ہی اس بات کی گواہی ہے کہ ان کے لیے اللہ جو ہر شے پر قادر ہے ہرگز کافی نہیں ہے۔

جادوگروں کی جادو کی طرف مومنوں کو دعوت دراصل دوزخ میں بلاوا ہے بعض جادوگر تو نہیں ہیں مگر دعوت ان کی بھی یہی ہے ایسوں کو سورۃ الکھف کی آیت ۱۰۲ میں اولیاء کہا گیا ہے۔ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ دعا کیسی بھی ہو کیوں نہ پوری ہو یا یہ کہ تمنّا کیسی بھی ہو کیوں نہ پوری ہو؟ دراصل یہ اعلان ہے کہ:

''آؤ اللہ کا شریک بناؤ جیسی چاہے دنیا حاصل کرو اور آخرت میں دوزخ کا عذاب خرید لو''

اور لوگ ہیں کہ اندھا دھند ان کی محفلوں میں بھاگے جاتے ہیں اور معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کو چھوڑ رہے ہیں۔

اس لیے کہ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرما رکھا ہے کہ جو دنیا کا طالب ہوگا ہم اسے دنیا میں دیں گے اور ایسے کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا اور جو آخرت کا طالب ہوگا اسے دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ اچھے حال میں رکھے گا۔

یہ دنیا ہے کہ جس کا لالچ جادوگروں اور اولیاء کے اشتہارات ہیں اور مومن کی شان یہ ہے کہ سونے کے پہاڑ بھی وہ اللہ کا دامن چھوڑنے کے بدلے میں قبول نہیں کرتا۔ چند دنوں کی یہ خوشیاں کہاں اور حیاتِ ابدی کے سرور کہاں۔ ایمان کے بدلے دنیا خریدنے کا عمل تو بدکردار لوگ کرتے ہیں۔ ارشادِ حق تعالیٰ ہے:

''اور جس دن کافر دوزخ کے سامنے کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنی دنیا کی زندگی میں لذتیں حاصل کر چکے اور ان سے

فائدے لے چکے۔ سو آج تم کو ذلت کا عذاب ہے (یہ) اس کی جزا ہے کہ تم زمین میں ناحق غرور کیا کرتے تھے اور اس کی کہ بدکرداری کرتے تھے۔''

(سورۃ الاحقاف آیت ۲۰)

یہ جملہ کہ ''تمنا یا دعا کیسی بھی ہو کیوں نہ پوری ہو؟'' جادوگروں اور اولیاء کے غرور کی انتہا ہے اور ناحق یعنی باطل بات ہے آپ خود سوچیں اور ان جادوگروں اور اولیاء سے پوچھیں کہ ''کیا تم اللہ کی مقرر کی ہوئی تقدیر بدلنے کے دعویدار ہو یا خود کاتبِ تقدیر ہو؟

کیا اگر اللہ کسی کو اپنی نعمت عطا نہ کرنا چاہتا ہو تو بھی تم اللہ سے چھین کر بندوں کو وہ نعمت دے دینے پر قادر ہو؟

اگر ایسا نہیں ہے تو کیوں یہ کہتے ہو کہ ''تمنا یا دعا کیسی بھی ہو کیوں نہ پوری ہو؟ کیا تمہیں اللہ کو چیلنج کرنے کا انجام معلوم نہیں ہے؟''

یہ آیت سن رکھو:

''اور جنہوں نے ہماری آیتوں میں ہمیں چیلنج کرتے ہوئے یہ کوشش کی کہ ہمیں ہرا دیں ان کے لیے شدید درد دینے والے عذاب کی سزا ہے''

(سورۃ سبا آیت ۵)

بے شک اللہ نے سچ کہا کہ یہ بدکرداری کرنے والے اور جہنم جیسے اللہ کے عذاب اور غضب کی لپیٹ میں آنے والے لوگ ہیں۔ اوپر دی گئی آیت بتا رہی ہے کہ تمناؤں کا پورا ہو جانا اللہ کے راضی ہو جانے کی دلیل نہیں ہے۔ دنیا کی فراوانی تو کافروں کو ہی ملتی ہے۔ ایسوں کو جن کے لیے آخرت میں جہنم کی سزا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

دعا کرنے اور کرانے کے مسئلے میں بھی آپ ایمان درست کرلیں۔

اللہ کا یہ ارشاد ہے کہ

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟'' (الزمر آیت ۳۶)

بتا رہا ہے کہ ہر وہ بندہ جو اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی مومنوں کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ تم خود دعا کرنے کی بجائے دوسروں سے دعا کرایا کرو۔ لہٰذا اللہ کو اپنے لیے کافی جاننا اور اس کے آگے دعا کرنا ہی دینِ ابراہیمی ہے۔ اللہ ہم سب کا ربّ ہے اور ہر ایک پر رحم کرنے والا ہے۔ ہم دوسروں کے حق میں اپنی مرضی سے دعا کر سکتے ہیں مگر یہ گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اللہ دوسروں کے کہنے پر ہماری بات سنتا ہے۔ ایسا خیال ہی تو شرک ہے جو ظلمِ عظیم ہے اور اس آیت کا کھلا انکار بھی ہے کہ:

''کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے''

سوچنا چاہیے کہ اللہ تو الصمد ہے اُسے بھلا بندوں سے ایسا کیا مطلب ہوسکتا ہے کہ وہ ان کی بات قبول کرنے پر مجبور ہو؟ اللہ کو بندوں کے آگے بے بس یا بندوں کے مشورے یا کہنے پر چلنے والا خیال کرنا بے شک اللہ کے الصمد ہونے کا انکار کرنا ہے۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ جب تک عقیدۂ توحید درست نہیں تب تک کسی نیکی، عبادت اور ریاضت کا کچھ فائدہ نہ دنیا میں ہے نہ آخرت میں۔ شیطان کو نقصان پہنچانے کے لیے لازم ہے کہ انسان توحید کے محاذ پر ثابت قدم کھڑا ہو۔ ایسا ہو جائے تو ہر ذکر ذکرِ خاص ہے۔ ہر اسم اسمِ اعظم ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اللہ کی توہین (معاذ اللہ) اس طرح بھی کی جاتی ہے کہ اس کے کسی نام کو تو اسمِ اعظم بتایا جاتا ہے اور کسی نام کو حقیر خیال کر کے اور نامناسب بتا کر اس کی تلاوت سے روکا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ عظیم ہے اور اس کا ہر نام اعظم، شفا اور دعا ہے اور اللہ کے کسی بھی نام کے برے اثرات نہیں ہو سکتے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کا ذکر-- اللہ کا ذکر ہے یہ اسم کا ذکر نہیں ہے۔ اللہ ہر شے پر قادر اپنے ذکر کو قبول کر کے انعام دینے والا ہے۔ ہر طاقت اللہ کی طاقت ہے اور اس کی طاقت کے سوا کسی کی کوئی طاقت نہیں یہی لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا مفہوم ہے۔ اسم کی طاقت کا ذکر کرنا اور اسم کو کارگر جاننا اور کارساز سمجھنا شرک ہے۔ کوئی اسم کوئی بندہ کوئی شے کارگر و کارساز نہیں ہے۔ اسماء دعائیں ہیں ہم دعا کی طرح اسماء سے کوئی اسم منتخب کر کے اس کی تلاوت کے ذریعے اللہ کا ذکر کر سکتے ہیں۔ اسماء دعا سے زیادہ کچھ بھی نہیں۔ یہ مثال پلے باندھ لیں کہ جیسے لفظ پانی اسم ہے اور یہ اسم کسی بھی طرح پانی نہیں ہوتا لہٰذا انسان اگر لفظ پانی لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے یا بازو سے باندھ لے تو اس عمل سے اس کی پیاس نہیں بجھتی ایسا اس لیے ہے کہ ہر اسم اپنی اصل سے جدا اور اصل کا غیر ہوتا ہے۔ ایسے ہی اللہ کے اسماء اللہ نہیں ہیں ان کے تعویذ بنا کر پہننا جہالت ہے۔ اللہ کا ہر نام اللہ کا غیر ہے اور نام کسی چیز پر قادر نہیں ہوتا۔ اللہ کے نام ذریعہ ذکر ہیں اور اللہ اپنا ذکر کرنے والے کو سورۃ البقرہ میں حکم فرماتا ہے کہ:۔

> ''تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا اور شکر گزار بنو اور اللہ کو بھلا کر ناشکری نہ کرو''

ہمارا ذکر اللہ کی شان اُس کے اسماء کے ذریعے بیان کرنا ہے اور اللہ ہمارا ذکر ہماری مشکل کشائی کے ذریعے فرماتا ہے۔ اس کا ''کُن'' کہہ دینا ہی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کافی ہے وہ جب تک کن نہیں فرما دیتا ہم اس کا نام جپتے رہتے ہیں۔

جو لوگ اللہ کے ذکر کی اجازت بندوں سے لیتے ہیں مشرک ہیں۔ وہ ایسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کو کثرت سے کرنے کا حکم قرآن میں بار بار دیا ہے اور یہ بھی آیت ہے کہ اللہ کے بعد کسی کا کوئی حکم نہیں ہے اور جب کوئی کسی سے ذکر کی تلاوت کی اجازت مانگتا ہے تو ایسا اللہ کے حکم پر بندے کے حکم کو ترجیح دے کر اللہ کے حکم کی توہین کرنا ہے اور یہ ظلمِ عظیم ہے۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے آقا اپنے غلام کو کوئی حکم دے اور غلام اپنے آقا کے حکم پر چلنے کی بجائے کسی اور سے آقا کے حکم پر چلنے کی اجازت لے کر اُسے آقا سے بھی اونچے درجے پر فائز قرار دے دے۔ ایسے احمق غلام کو اگر آقا مار ڈالنے کا حکم نہیں دے گا تو اور کیا دے گا۔

یہ تمام باتیں اس لیے بتائی گئیں ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ مجھے کیا پتا تھا کہ خالص اللہ کا ذکر کیا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ خالص توحید یہ ہے کہ بندہ اللہ کو اپنے لیے کافی جانے اور اس کے حکم کے بعد کسی اور کے حکم پر نہ چلے۔ یہ شرک ہے کہ بندہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی کافی مانے اور اللہ کے حکم کے بعد کسی اور کے حکم کو ماننا ضروری خیال کرے۔

اللہ نے یہ سوال تمام انسانوں سے کیا ہے کہ :۔

''کیا اللہ اپنے بندوں کے لیے کافی نہیں ہے''

جواب میں تم یہ کہو ''اے ہمارے ربّ اے ہمارے آقا بیشک تو ہی ہمارے لیے ہر معاملے اور ہر مسئلے میں کافی ہے ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تیری ہی مدد کے طالب ہیں۔ ہمارا تیرے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کارساز۔''

اللہ کی قدر تو صرف صاحبانِ حکمت ہی کرتے ہیں کہ جو غائبانہ اس سے ڈرتے اور آیات کا یقین رکھتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اللہ کی نشانیاں تو صرف مومنوں ہی کو مشاہدے کے لیے دکھائی جاتی ہیں تا کہ ان کا یقین اور پختہ ہو۔

جیسے مادی علوم کی دنیا میں کافروں کے نزدیک ان دیکھی اشیاء یعنی جبت و طاغوت ماسوائے وہم وگمان کے کچھ اور نہیں ہیں۔ ایسے ہی صاحبانِ حکمت کی نظر میں یہ دنیا سراب سی ہے اور حقیقی دنیا آخرت کی دنیا ہے۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی قدرت و طاقت اور اقتدار و گرفت کا مشاہدہ صرف علم و حکمت کی وسعت ہی سے ممکن ہے۔ انسان کا دل جب دیکھتا ہو تو امنگوں اور خواہشوں کی یہ مادی دنیا بندروں اور دیگر جانوروں کا تماشا معلوم ہوتی ہے۔ ''طاغوت کو پہچانے بغیر ایمان بے بنیاد رہتا ہے''

اور جب تک انسان جبت و طاغوت کے معاملات سے آگاہ نہ ہو جائے تب تک وہ نہ تو خالص توحید سے دل روشن کر سکتا ہے نہ اسلام میں داخل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ارشادِ حق تعالیٰ ہے کہ

''مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمھارا صریح دشمن ہے''

(البقرہ۔ آیت۔ ۲۰۸)

اللہ کی رضا کے لیے اس کی کامل اطاعت اختیار کرنا نفس و شیطان دونوں کی موت ہے اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رضا کو نظر انداز کر کے جینا مردہ حیات ہے۔

خالص مومن ہو جانے کے بعد ہی اور پورے پورے اسلام میں داخل ہو جانے کے بعد ہی جسم میں داخل ہوتے ہوئے جنّات اور جسم کو چھوڑ کر بھاگتے ہوئے شیاطین کو بھرپور محسوس کیا جا سکتا ہے ایک عام انسان کو نہ تو یہ مسلط ہوتے محسوس ہوتے ہیں اور نہ ہی دلوں میں وسوسے ڈالتے معلوم ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنے جسم و جنس ہی کو اپنی ذات جانے ہوئے ہیں وہ لوگ کچھ بھی ہوں اللہ

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سبحانہٗ وتعالیٰ کے نزدیک اندھے بہرے اور گونگے ہیں اور ابلیس کا مال ہیں۔

قرآن کی اس آیت میں شیاطین کی آمدورفت بیان کی گئی ہے:

''اور کہو کہ اے ربّ! میں اُن شیطانوں کے خلاف تیری پناہ چاہتا ہوں کہ جو مسلط ہو کر انسان کی ذات بن جاتے ہیں اور اے ربّ اس سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں''

(المومنون آیات ۹۷-۹۸)

صحیح بخاری میں لکھا ہے:

رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ جب جمائی آئے تو لاحول پڑھو اور جب چھینک آئے تو کہو الحمدللہ! آپؐ کے اس فرمان کے پیچھے بڑا اہم راز ہے۔ شیاطین جمائی کے ساتھ جسم پر مسلّط ہو جاتے ہیں دراصل جمائی شیاطین کا جسم پر مسلط ہونا یا انسان کے جسم کو لباس کی پہن لینا ہے جو لاحول پڑھنے پر بھاگ اٹھتے ہیں اور چھینک کا آنا ان کا جسم کو چھوڑ کر بھاگنا ہے جو فرمایا ہے کہ کہو الحمدللہ! یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ شیاطین بھاگ گئے اور دور ہوئے۔

شیاطین کی حرکتوں کا ذکر آگے چل کر سورہ النّاس میں ایک بار پھر بھرپور ملتا ہے۔ یہ سب کچھ دین کی دنیا میں عام طور پر ہوتا ہے جو ایک مومن کے نزدیک حقیقت کی دنیا ہے اسے توہمّات سے تعبیر کر کے اپنی جہالت کا ثبوت پیش نہ کیا جائے اور اپنے لادین ہونے کا اعلان نہ کیا جائے۔

سورہ سباء میں کتاب کے علم کی فوقیت سلیمانؑ کے دربار میں ظاہر ہوتی ہے جب پلک جھپکنے میں ملکہ سباء کا تخت دربار میں آموجود ہوتا ہے اور ایک انسان کتاب کے علم کی وجہ سے جنات پر بازی لے جاتا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

مگر افسوس! کہ مادی علم والے اس بات کا یقین کرنے سے قاصر ہیں حالانکہ اس سے ملتے جلتے واقعات آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ جیسے گردوپیش دُھند ہوتو کم نظر آتا ہے اسی طرح دنیا دُھند ہے اگر آنکھوں میں سمائی ہوئی ہو تو حقیقت کا عاَلم دکھائی نہیں دیتا۔

سچائیاں ان مادی آنکھوں سے اس وقت تک اوجھل رہتی ہیں جب تک کہ دل دیکھنے نہ لگے اور جو شخص دل کو اپنے جسم وجنس کی اطاعت سے آیات پرعمل کر کے اور شیطانی خواہشات چھوڑ کر پاک کر لے اس کا دل دیکھنے لگتا ہے لیکن جو جسم وجنس کی شیطانی خواہشات کی پیروی کرے اس کا دل اندھا ہو جاتا ہے اور دل اندھا ہوتو آنکھیں اور کان کام نہیں آتے۔ اندھے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ دین کی دنیا توہمات کی دنیا ہے یہ عنقریب جان لیں گے کہ کون سی دنیا گمان اور کون سی دنیا ایمان و یقین کی دنیا ہے۔

شیطان کے مرید شیطانی اعمال کے ذریعے چونکہ آخرت بیچ کر دنیا خرید چکے ہوتے ہیں لہٰذا ان کو ہر شے فوری مل جاتی ہے لیکن دین کی دنیا صبرو انتظار اور پرہیزگاری ہے اور اللہ کے حکم سے ہر کام ایک مقررّ وقت پر عزّت سے ہو جاتا ہے۔

جادوگر (کاہن یا طاغوت) کا علم صرف اور صرف لوگوں سے اللہ، اللہ کے رسولؐ، اللہ کی کتاب اور ادب کی چیزوں کی توہین کرا کر انہیں جہنمی بنانا اور آخرت کے بدلے دنیا کی خواہشات پوری کرا دینا ہے اور اگر ان کا واسطہ کبھی خالص توحید والے اللہ کے بندوں سے پڑ جائے تو اکثر منہ کی کھاتے ہیں اور بیماری سے مر بھی جاتے ہیں سب کچھ الٹ پلٹ جاتا ہے۔ دنیاوی خواہشات کے غلام لوگ ان کے پاس جاتے ہیں اور آخرت بیچ کر دنیا خرید لاتے ہیں (جادوگروں کا کام صرف سودا کرانا ہے) جو بعد میں پھر تباہ ہو جاتی

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے اور انسان پاگل تک ہو جاتا ہے۔ ان کے سبب جو چند دنوں کی دنیا لوگوں کو ملتی ہے اور کوئی خواہش پوری ہوتی ہے تو لوگ اسے فیض پانا خیال کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ وہ آخرت تباہ کر کے دنیا لے آئے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ نے اپنی لعنت بھیج کر کیا ہے۔ آخرت برباد کر دی ہے اور شرک کے سبب دنیا منہ پر مار دی ہے۔ یہ فیض نہیں ہے اور اللہ کا عذاب دائمی ہے۔

الٹا قرآن اور اللہ کے نام الٹے کر کے پڑھاتے ہیں۔ جانداروں کو بغیر بسم اللہ کے کٹواتے ہیں۔ جوتوں کا پانی پلاتے ہیں یا جوتا سونگھاتے ہیں۔ اللہ کے دیے رزق کو جلانے یا ناپاک کر کے ضائع کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ لوگوں کو قبروں پر جا کر گندی حرکتیں کرنے کو کہتے ہیں۔ مردوں کو نہلانے سے جو پانی جمع ہو جاتا ہے وہ دعا کے طور پر مریضوں کو پلاتے ہیں اور ایسے ہزاروں کام کرتے ہیں اور کراتے ہیں۔ ان پر اللہ کی لعنت ہو کہ انتہائی برے اعمال کرا کے انسان کی توہین کر کے شیطان کو خوش کرتے اور اللہ کا دشمن بنا دیتے ہیں۔ گویا یہ شیطان کہ اُس چیلنج کو کہ جس میں اس نے کہا تھا کہ میں انسان سے بہتر ہوں سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے دین میں شیطان کو راضی کرنے اور اللہ کو ناراض کرنے کے سلسلے میں ہر کام اور قربانی جائز ہے۔

محمد رسول اللہ نے فرمایا رکھا ہے کہ جو کوئی بھی ان کے پاس جائے گا قیامت کے دن ہم میں سے نہیں ہو گا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جادو کی حقیقت

اور اب ہمیں سورہ طٰہٰ کی آیات ۵۶ تا ۷۰ میں سے پھوٹنے والے نور میں یہ دیکھنا ہے کہ جادو کیا ہے؟ ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ:

1- فرعون کے عہد میں لوگ یہ بات جانتے تھے کہ جادو کی طاقت سے لوگوں کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔

2- جادو کرنے کے عمل میں سامان یعنی چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو جادو کا ذریعہ بنتی ہیں۔ لاہور میں تمام جادوگر' جادو کے خریداروں کو کچھ سامان لانے کے لیے کہتے ہیں جو نایاب ہونے کے سبب خریدار لا نہیں سکتے۔ لہٰذا وہ سامان کی بجائے روپیہ پیش کر دیتے ہیں۔ اس کھاتے میں ہزاروں روپے ہتھیا لیے جاتے ہیں حالانکہ درحقیقت چند روپوں سے زیادہ ہرگز خرچ نہیں آتا۔

3- جادو کرنے کا مطلب واضح طور پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنا ہے جیسا کہ موسیٰؑ سے اللہ نے کہلوایا ہے اسی سبب سے جادو شرک ہے اور مشرک کے لیے صرف جہنم ہے۔

4- جادوگر دینِ الٰہی سے خارج ہوتا ہے مگر خود کو شائستہ دین پر قائم بتاتا ہے۔

5- جادو کے اثر کا اطلاق قوتِ متخیّلہ پر ہوتا ہے اور ایک بے حقیقت چیز حقیقی محسوس ہونے لگتی ہے جیسے رسیاں اور لاٹھیاں حرکت کرتی ہوئی اور خوف طاری کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔

آیئے ایک جادوگر سے پوچھ لیں کہ جادو کی حقیقت کیا ہے؟

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

لاہور کے ایک ماہرفن جادوگر سے جب یہی سوال کیا گیا تو اس نے عملی مظاہرہ پیش کیا۔ اس نے اپنی دھاتی انگوٹھی اتاری اور اسے ایک خالی دھاتی گلاس میں ڈال دیا۔ پھر اپنی محفل میں موجود ایک عورت سے' جو جادو خریدنے آئی تھی کہا کہ وہ گلاس پر ہاتھ رکھ کر اسے ہلائے۔ اس عورت نے گلاس ہلانا شروع کیا تو اس میں سے انگوٹھی کے ادھر ادھر ٹکرانے کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر جادوگر نے اس عورت کو روکا اور گلاس میں سے انگوٹھی نکال لی اور عورت سے کہا کہ وہ پھر خالی گلاس پر ہاتھ رکھ کر گلاس کو انگوٹھی کے بغیر پہلے کی طرح ہلائے۔ چنانچہ اس عورت نے ایسا ہی کیا تو محفل میں موجود لوگ حیرت زدہ رہ گئے۔ گلاس میں سے انگوٹھی کی آواز پہلے کی طرح لگاتار آرہی تھی۔ حالانکہ انگوٹھی اب گلاس میں نہیں تھی بلکہ جادوگر کے ہاتھ میں تھی۔ جادوگر نے مسکرا کر کہا:

''یہ جادو ہے''

اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ خیال میں غیر حقیقی شے کا حقیقی شے بن کر ظاہر ہونا جادو ہے اور اس شے کو قرآن حکیم کی روشنی میں اور دینی زبان میں وسوسہ کہا جاتا ہے۔

جادو کا عمل...... وسوسہ پیدا کرنا ہے اور یہ عمل اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنے کے مترادف ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ ہر آن اپنے بندے کے ساتھ ہے اور ہر معاملے میں اس کی راہنمائی خود فرماتا ہے اور اسے صراطِ مستقیم پر اُس کی دعا کے بعد چلاتا ہے اور شیاطین اللہ کے اس نظام میں کہ جس میں وہ ہر آن بندوں کی راہنمائی فرما رہا ہوتا ہے دخل اندازی کرتے ہوئے بندوں کے سینے میں ایسے خیالات ڈالتے ہیں کہ وہ جس سے گمراہ ہو جائیں اور اپنا کوئی نقصان کر بیٹھیں۔ اس عمل کو قرآن میں وسوسے پیدا کرنا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

بتایا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام وسوسہ پیدا کرنے والوں کو اللہ نے اللہ پر جھوٹ افترا کرنے والے قرار دیا ہے۔ اوّل یہ عمل ابلیس نما بندے اپنی بات چیت سے کرتے ہیں۔ غیر واضح اور شر انگیز بات چیت کر کے سننے والے کو تیار کرتے ہیں کہ وہ غیر حقیقی بات کو حقیقی بات کے طور پر قبول کر لے اور ذہن و خیال کی سطح پر گمراہ ہو جائے۔ جو انسان بھی غیر واضح بات کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے۔ وہ ابلیس کا پیروکار ہے اور ہر وقت غیبت کا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے تاکہ لوگوں پر نہ صرف بہتان باندھے بلکہ حق سے ہٹا کر گمراہ بھی کر دے۔ اس قسم کے انسانوں کا ذکر سورہ الناس میں موجود ہے اور سورہ القلم میں بھی ان کا ذکر واضح الفاظ میں کیا گیا ہے۔

دوئم یہ کام یعنی وسوسوں کا خیال میں ڈالنا اور ذہن پر طاری کرنا' جنّات کی مدد سے کیا جاتا ہے اور یہ جادو یعنی جبت کی خطرناک صورت ہے۔ جادوگر جادو کی چیزوں کے ذریعے کافر جنات کو مسخر کرتے ہیں اور پھر انہیں دنیاوی اغراض کی تکمیل کے لیے لوگوں پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ ان پر مسلّط ہو کر انہیں جادوگر کی مرضی پر چلائیں اور جو کام ان سے لینا مقصود ہو وہ باآسانی لے لیا جائے۔ یہ شیاطین' جھوٹ بولنے والوں پر اور سیاہ کاروں پر بخوبی قبضہ جما لیتے ہیں اور ذکر سے غافل نیک و کار بھی اس کا شکار بن جاتے ہیں۔ ذکرِ کثیر کرنے والوں پر البتہ ان کا اثر زیادہ نہیں ہوتا مگر ہوتا ضرور ہے۔ یہ ایسا عمل ہے جس سے انبیاءؑ تک تکلیف اٹھاتے رہے ہیں صاحبانِ ایمان اس طرح بھی ستائے اور آزمائے جاتے ہیں اور بعض نیک لوگ تو کفر پر مجبور بھی کر لیے جاتے ہیں۔ (الّا ماشاءاللہ!)

یوں شیاطین سے مومن لوگوں کی جنگ شروع ہوتی ہے اور یہ سلسلہ ایک زبردست آزمائش کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو

ثابت قدمی سے اس زبردست آزمائش میں بھی پورے اترتے ہیں۔

شیاطین کی مرضی پر چلنے والا اپنا نقصان اپنی غفلت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اسے پتہ تک نہیں چلتا کہ کب شیاطین اس پر آئے اور قابض ہوئے اور کب اسے اپنی مرضی پر چلا کر اور کام نکال کر نکل گئے۔ وہ بار بار اپنا نقصان اپنے ہاتھوں کر بیٹھتا ہے اور بعد از عمل بُری طرح پچھتا تا رہتا ہے۔

دین کی سمجھ رکھنے والا شیاطین کی مرضی پر تو ہرگز نہیں چلتا مگر شیاطین کے ہاتھوں اذیت بہت اٹھاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ شیاطین اسے اس کے اردگرد کے افراد کے ذریعے سخت تنگ کرتے ہیں وہ دین دار اگرچہ شیاطین کی مرضی پوری نہیں ہونے دیتا مگر طویل صبر آزما' اذیت ناک اور اُکتا دینے والے اس مقابلے میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ضرور رہتا ہے کبھی سخت بے چین ہو جاتا ہے کبھی بے صبرے پن کی کیفیت اس پر طاری ہو جاتی ہے اور کبھی بیمار بھی پڑ جاتا ہے۔

بہت سے لوگ ثابت قدم نہ رہ سکنے کے سبب خودکشی تک کر لیتے ہیں۔ بے چینی اور بدامنی اتنی ہو جاتی ہے کہ ان کے لیے جینا دشوار ہو جاتا ہے۔ شیاطین کفر پر مجبور کرتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔ یہ سلسلۂ اذیت بعض اوقات سالوں جاری رہتا ہے۔ ثابت قدم' صابر اور پرہیزگار مومنین' تاہم اللہ کے فضل و کرم سے فتح پاتے ہیں اور شیاطین کا مکروفریب بالآخر نابود ہو جاتا ہے اور الحمدللہ فتح حق ہی کی ہوتی ہے۔

کسی کو قتل کر ڈالنا اتنا بڑا عمل نہیں ہے کہ جتنا بڑا جادو کرنے کا عمل ہے کیونکہ مقتول تو فوراً مر جاتا ہے مگر جادو زدہ سسکتا رہتا ہے۔ اسی سبب سے رسولؐ اللہ نے جادوگر کی سزا تلوار سے قتل مقرر کی ہے جو کہ دنیا میں تو جرم کے مقابلے میں کہیں کم ہے لیکن پوری سزا ان مشرکوں کی آگے یعنی جہنم

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے۔ جولوگ جادو زدہ مریضوں کی حالت دیکھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ رسولِؐ اللہ نے یہ حد اللہ کے حکم سے مقرر کر کے مومنوں پر قتال کا دروازہ ٹھیک کھولا ہے۔

جادوگر ہونا' جادو کا خریدار ہونا پورا پورا شیطان بن جانا ہے۔ اسی لیے رسولؐ اللہ نے فرمایا تھا کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں یعنی ایسا شخص شیاطین میں سے ہے۔

راہِ حق پر چلنے والوں کو جو تکالیف پیش آتی ہیں ان میں سے سب سے بڑی تکلیف جادو ہے جو ظاہری بھی ہے اور باطنی بھی۔ یہ اذیت باطنی ہونے کے سبب عذاب لگتی ہے۔ مگر فی الحقیقت یہ عذاب نہیں ہوتی' آزمائش ہوتی ہے۔

کلام اللہ میں ہے ''بعض لوگ لوگوں کی دی ہوئی ایذا کو بھی ایسے خیال کرتے ہیں جیسے اللہ کا عذاب'' ایسا ہرگز نہیں ہے۔

(۲۹ العنکبوت: ۱۰)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جادوگر، جادو کے خریدار اور کفر پر مجبور ہو جانے والے

''موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا کہ ہائے تمھاری کم بختی! اللہ پر جھوٹ افترا نہ کرو وہ تمھیں عذاب سے فنا کر دے گا اور جس نے افترا کیا وہ نامراد رہا''

(سورہ طٰہٰ آیت ۶۱)

''جھوٹ افترا تو وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں''

''جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے ویسا نہیں جو کفر پر مجبور کر دیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان پر ہی مطمئن ہو۔ بلکہ کافر وہ ہے جو (قصداً) دل کھول کر کفر کرے۔ ایسوں پر اللہ کا غضب ہے اور انہیں عذابِ عظیم پہنچے گا''

''یہ اس لیے کہ انہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلے میں عزیز رکھا اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا''

(سورۂ النمل آیات ۱۰۵-۱۰۷)

جھوٹ افتراء کرنے سے مراد اوّل شرک کرنا ہے اور دوئم اس سے مراد جادو کرنا ہے۔ دونوں باتوں کی سزا اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے ہاں عذابِ عظیم ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کلام پاک میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ پر جھوٹ افترا کرنے والا مشرک قرار دیا گیا ہے جس کے لیے جہنم کی وعید ہے۔ سورہ النمل کی ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشرک اور جادوگر' آیات کا انکار کرنے والے ہیں اور جھوٹے ہیں۔

اہم ترین نقطہ جو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ کفر پر مجبور ہو جانے والا یعنی راہِ حق سے روک دیا جانے والا مجبور انسان کافر نہیں ہوتا۔ ایسا شخص اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں مومن ہے۔

یہ بھی واضح ہے کہ جادو سے راہِ حق سے روک دینا ممکن ہے۔

(الا ماشاء اللہ) جادو طاغوتی طاقت ہے۔ جس کے ذریعے بندگانِ خدا کو اذیت دی جاتی ہے۔

یہ بھی واضح ہے کہ جادوگر مشرک ہوتا ہے جو دل کھول کر کفر کرنے کے سبب کافر بھی ہے اور جس پر جادو کا وار کیا جاتا ہے وہ کفر پر مجبور یعنی راہِ حق سے اپنی مرضی کے بغیر مجبوری کی حالت میں رک جاتا ہے تو جو کوئی جادو کے اثرات کے تحت راہِ حق سے روک دیا جائے وہ بے چارہ کافر نہیں ہے۔

جادوگروں کی کوشش طرح طرح کی ہے۔ کسی کا کاروبار بند کرانا چاہتے ہیں' کسی کی منگنی تڑوانا چاہتے ہیں' کسی کو طلاق دِلوانا چاہتے ہیں۔ کسی عورت کو کسی مرد کے پیچھے اور کسی مرد کو کسی عورت کے پیچھے لگانا چاہتے ہیں' کسی کی نوکری ختم کروانا چاہتے ہیں' کسی کا گھر اجاڑنا چاہتے ہیں' کسی کو راہِ خدا سے روکنا چاہتے ہیں' کسی کو امتحان میں فیل دیکھنا چاہتے ہیں کسی کو کسی سے جُدا اور کسی کو کسی سے مِلا دینا چاہتے ہیں۔ کسی کی خوشحالی کسی کو بری لگتی ہے اور کسی سے حسد انہیں کھائے جاتا ہے۔ کسی پر الزام و بہتان لگاتے ہیں اور کسی سے انتقام لیتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

الغرض ایسے تمام طاغوتی کام یہ لوگ فلاح کے نام سے منسوب کر کے کرتے رہتے ہیں۔ ان کا زیادہ زور بے دینوں پر چلتا ہے اور دین دار ''الحمدللہ'' ان کی گرفت سے محفوظ رہتے ہیں گو اذیت سے کچھ عرصہ کے لیے دو چار ضرور ہوتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ میں جو یہ کہا گیا ہے کہ ''جادوگر جہاں جائے گا' فلاح نہیں پائے گا'' یہ بات حق ہے جادو کرنے والا بھی اور کروانے والا بھی بالآخر عبرت ناک انجام کو پہنچتا ہے اور جس پر جادو کیا گیا ہو اگر مومن ہو تو اللہ اسے تمام دکھوں سے نجات اور انعام عطا کرتا ہے جیسا کہ اللہ نے ایوبؑ کو جب شفا عطا کی تو بہت کچھ عطا فرما دیا اور یہ امتحان میں پورا اترنے کا انعام تھا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ان آیات پر غور کیجئے!

''مگر ابلیس اکڑ بیٹھا اور کافروں میں ہو گیا''

اللہ نے فرمایا: ''اے ابلیس جس شخص کو میں نے اپنے ہاتھوں سے (قدرت سے) بنایا ہے۔ اس کے (حوالے سے میرے) آگے سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے منع کیا ہے؟ کیا تو غرور میں آ گیا ہے؟ یا تو اونچے درجے والوں میں تھا؟''

''بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے جبکہ اسے مٹی سے بنایا ہے''

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کہا: ''یہاں سے نکل جا، تو مرذود ہے''

''اور تم پر قیامت کے دن تک میری لعنت برستی رہے گی''

''کہنے لگا کہ پروردگار! مجھے اس روز تک کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں، مہلت دے'' ''(اللہ نے) کہا تجھے (مطلوبہ) مہلت دی جاتی ہے''

''اس روز تک کہ جس کا وقت مقررّ ہے''

''(ابلیس) کہنے لگا کہ مجھے تیری عزت کی قسم، میں ان سب کو بہکاتا رہوں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے خالص بندے ہیں (کہ ان پر میرا زور چلنا مشکل ہے)''

''(اللہ نے) کہا حق اور میں بھی حق کہتا ہوں''

''کہ میں تجھ سے اور جو اولادِ آدم میں سے تیری پیروی کریں گے سب سے جہنم کو بھر دوں گا''

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

''(اے پیغمبر) کہہ دو! کہ میں تم سے اس (تبلیغ) کا صلہ نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں ہوں''

''یہ (قرآن) تو اہلِ عالم کے لیے نصیحت ہے''

''اور تمھیں اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا''

(سورہ ص آیات ۸۶-۸۸)

ان آیات سے واضح ہے کہ کسی بھی طرح کے تکبّر کے سبب جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر دے شیطان بن جاتا ہے اور اس کی پہچان حسد ہوتی ہے۔ اس پر اور اس کے دھوکے میں آ جانے والے پر اللہ کی لعنت قیامت تک برستی ہے۔ یہ زندگی ایک امتحان ہے اور ابلیس سے بھرپور جنگ ہے اور خالص مومن وہ ہے جس پر ابلیس کا زور نہ چلے لیکن جو ابلیس کی باتوں میں آ گیا اس نے بلاشبہ اپنی آخرت تباہ کر لی۔

اور آخر میں یہ بات کہ قرآن نصیحت کی کتاب ہے یہ عملیات کی کتاب نہیں ہے اس کی ہر آیت سامنے آ کر رہنے والی ہے اور یہ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا دن آنے والا ہے۔ جب طاغوت اور اس کے پیروکار جہنم بُرد ہوں گے اور سورہ النمل کی آیت ۱۰۷ سے ظاہر ہے کہ جادوگر اور جادو کے خریدار دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی کے مقابلے میں عزیز جانتے اور عزیز رکھتے ہیں۔

یعنی جادوگر اور جادو کے خریدار خالصتاً دنیادار لوگ ہیں جو آخرت کو نہ ماننے کے سبب بڑے عذاب کا شکار ہوں گے اور ایسا اس لیے ہوگا کہ ان سے ابلیس کی پیروی ہوئی اور یہ لوگ دنیاوی خواہشات کے پیچھے چلے۔ طاغوت کے پیچھے چلنے کی دعوت دینے والے اشتہارات کی زبان ہی ایسی ہوتی ہے کہ جس کے سبب نفس پرست بغیر ڈور کے کھنچا چلا آتا ہے اور جادوگر کے پاس پہنچ کر ہی دم لیتا ہے۔ یہ جملے کہ:۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

''تمنا کیسی ہو کیوں نہ پوری ہو''، ''محبوب آپ کے قدموں میں'' اور ''جادو سے موت بھی ہو سکتی ہے''

ایک جسم و جنس کے بزدل کتے کے لیے ہڈی کا کام دیتا ہے۔ گو ان نفس پرستوں کے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ نہیں ہے پھر بھی شیطان کی اطاعت کو اکثریت نے اختیار کر رکھا ہے۔

مال، دولت، زن، زر، زمین نے جنھیں دیوانہ بنا رکھا ہے وہ طاغوت سے بچ نکلنے کے قابل نہیں ہیں۔

یہ اندھے اور بہرے ہیں۔ انہیں جہنم کی آگ کی یہ آواز سنائی نہیں دیتی۔

''کیا کچھ اور ہے؟ کیا کچھ مزید ہے؟''

''ھل من مزید''

سورہ النّساء کی یہ آیات بھی توجہ طلب ہیں۔

''دیکھو یہ اللہ پر کیسا جھوٹ (طوفان) باندھتے ہیں اور یہی گناہ صریح (انہیں جہنم میں لے جانے کے لیے) کافی ہے''

''بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ جبت اور طاغوت کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت زیادہ سیدھے راستے پر ہیں''

''کیا ان کے پاس اللہ کی بادشاہی کا کچھ حصہ ہے (اگر ایسا ہو تو) یہ لوگوں کو تل برابر بھی نہ دیں''

''یا (پھر یہ لوگ) جو اللہ نے اپنے فضل سے (مومنوں کو) دے رکھا ہے اس کا حسد کرتے ہیں تو ہم نے خاندانِ ابراہیمؑ کو کتاب اور حکمت عنایت فرمائی تھی اور سلطنت عظیم بھی بخشی تھی''

(النساء آیات ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سورہ طٰہٰ سے یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ افترا کرنے سے مراد شرک کرنا ہے۔ اب ان آیات سے یہ نقطہ بھی سامنے آتا ہے کہ جادوگر چونکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ پر جھوٹ افترا کرتے ہیں لہٰذا فقط یہی ایک گناہ اُنہیں جہنمی بنا دینے کے لیے کافی ہے۔

(یہاں آیت ۵۰ میں بھی جھوٹ باندھنے کا ذکر ہے)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا:

''جو شخص گرہ لگاتے وقت اس میں پھونک مارے اس نے جادو کیا اور جو شخص جادو کرے اس نے شرک کیا اور جو اپنے جسم پر تعویذ دھاگا لٹکائے اسے اسی کے سپرد کیا جائے گا''

حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ جبت سے مراد جادو اور طاغوت سے مراد شیطان ہے۔ کیونکہ الٹا قرآن پڑھنا شیطانی عمل یعنی کالا علم ہے لہٰذا جادوگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی کتاب کی جو سمجھ رکھتے ہیں وہ جبت و طاغوت کی خاطر یعنی شیطان کی عبادت کی خاطر رکھتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ قرآن کا حصہ ان کو دیا گیا ہے مگر افسوس کہ یہ قرآن کے علم کو بھی شیطان کی پوجا بنائے ہوئے ہیں اور یہ ایک ایسا فعل ہے کہ جس کے سبب ایسے لوگوں پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے واضح طور پر لعنت کی ہے۔

اب النساء کی آیت ۵۲ ملاحظہ کریں۔

''یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کرے تم اس کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے''

مسئلہ صاف ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے ایک تو ابلیس پر لعنت ہے دوسرے جادوگروں اور جادو کے خریداروں پر لعنت ہے اور ایسوں کے ساتھی بھی لعنتی ہیں تو کتنے بدقسمت ہیں وہ لوگ جو ایسوں کی حمایت کرتے

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہیں یا پھر ایسوں سے ظاہر یا چھپی ہوئی دوستی رکھتے ہیں۔ ان کی بخشش ممکن نہیں اور نہ ہی آیت ۵۲ کے تحت دنیا و آخرت میں ان کا کوئی مددگار ہے۔

حالت یہ ہے کہ کالا علم کرنے والے یا تعویذ گنڈے کرنے والے لعنتی ہیں اور نادان لوگ انہیں اولیاء اللہ سمجھتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں علم دے رکھا ہے اور یہ بڑے فضل کے مالک ہیں۔

کالا علم کرنے والے بذاتِ خود کہتے ہیں کہ ہمیں گناہ کرنے ہی پڑتے ہیں اور بدکرداروں والی زندگی ہمارے لیے ضروری ہے اور بتوں کی پوجا بھی ہمارے ہاں جائز ہے۔ اللہ سب کا ایک ہے شریعت سے کیا فرق پڑتا ہے اور اپنے خیال میں یہ لوگ یا ان کے طرف دار لوگ صاف طور پر یہ بات کہتے ہیں کہ یہ لوگ شریعتِ محمدیہ پر چلنے والوں کی نسبت زیادہ دُرست ہیں۔

مجھے ایسے حفاظِ قرآن بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے جو جادوگروں کے ہاں ملازم ہیں اور ان کے لیے اُلٹا قرآن لکھتے ہیں۔ افسوس ایسے حفظ کرنے والوں پر کہ جن کو کتاب سے حصہ ملا مگر انہوں نے چند ٹکوں کی خاطر شیطان کی راہ لیتے ہوئے اسے بیچ ڈالا۔ آیت ۵۱ میں ہے کہ کیا تم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے؟ تو منہ سے بے اختیار اور بے ساختہ یہ الفاظ نکلتے ہیں کہ بے شک دیکھا ہے۔ آیت کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ ہمارے سامنے ہیں اور انہیں آیات کی تصدیق کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

قرآن، الحمد للہ! حق ہے اور اس میں شک کی گنجائش نہیں ہے۔ جنہوں نے قرآن چھوڑ رکھا ہے ایسوں لوگوں کی بربادی یقینی ہے۔

ابلیس کے ولی، کارساز بن کر دوسروں کو شیطان کی راہ دکھانے کا کام برسرِ عام کر رہے ہیں۔ ان کے اشتہارات کی زبان آیت ۵۳ کی تصدیق کرتی ہے۔ یہ اس طرح دعوے کرتے ہیں کہ ہر کام ہو جائے گا کہ جیسے خدا کی

بادشاہت کے حصے دار ہوں۔ آیت دیکھیں:

''کیا ان کے پاس (اللہ کی) بادشاہت کا کچھ حصہ ہے؟ (اگر ایسا ہوتا تو) لوگوں کو (اس میں سے) تل برابر بھی نہ دیتے''

ابلیس کے وعدوں کی طرح ان شیاطین کا ہر وعدہ بھی جھوٹا ہے اور یہ اللہ کے بندوں کے نزدیک پکّے جھوٹے ہیں۔

آیت ۵۴ کے مطابق یہ لوگ صرف اور صرف مومن لوگوں سے حسد کرتے ہیں اور ایک حاسد اوّل اپنی آگ میں اور دوئم جہنم کی آگ میں جلنے والا ہے۔

شیطان جب کسی کو مشرک بنا دیتا ہے تو اس کے بعد اس کا مکروفریب ختم ہو جاتا ہے کیونکہ شکار خود جہنم کا مال بن چکا ہوتا ہے۔ شیطان کو اس کی طرف مزید توجہ دینے کی ضرورت نہیں رہتی مگر جو شخص مشرک نہ بنے' اور شرک سے دور بھاگے۔ ایسے کا پیچھا شیطان آخری دم تک کرتا رہتا ہے۔ اسی لیے واضح کر دیا گیا ہے کہ جادو سے جادو کو دور کرنا بھی طاغوتی عمل ہے لہٰذا ہوشیار باش!

''جادو شرک ہے اور مشرک جہنمی ہے''

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے خلاف اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو''

''کہ جو مومن ہیں اور اپنے ربّ پر بھروسہ رکھتے ہیں ان پر اس کا کچھ بس نہیں چلتا''

''اس کا بس انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اسے رفیق بناتے ہیں اور اس کے سبب (اللہ کا) شریک مقرر کرتے ہیں''

(سورۃ النحل آیات ۹۸ تا ۱۰۰)

تو فقط اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی کا بھروسہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور اپنے ہر بندے کے لیے کافی ہے۔ الحمدللہ!

''اور اس سے (بڑھ کر) ظالم کون ہے؟ جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ پر جھوٹ بہتان باندھے یا حق بات اس کے پاس آئے تو اس کی تکذیب کرے۔ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے؟''

''اور جن لوگوں نے ہمارے لیے جدوجہد کی ہم انہیں ضرور اپنے راستے دکھادیں گے اور اللہ تو محسنین کے ساتھ ہے''

(سورۃ العنکبوت ۶۸-۶۹)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سورۃ الفلق

''کہو کہ میں فلق کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس مخلوق کے شر کے خلاف جسے اس نے پیدا کیا۔ اور تاریکی کی بدی کے خلاف جب وہ چھا جائے اور گرہوں پر پھونکنے والیوں کے خلاف اور حسد کرنے والے کی برائی کے خلاف جب وہ حسد (کے سبب کچھ) کرنے لگے''

یہاں فلق سے مراد کل مخلوق اشیاء ہیں چاہے کچھ بھی ہوں۔ اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہر شے کا ربّ ہے چاہے وہ کچھ بھی ہو۔ اور اسی کی پناہ اصل پناہ ہے۔ وہی پناہ دینے والا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ دینے والا نہیں ہے۔

لہٰذا ہر طرح کے شر کے خلاف اسی کی پناہ لی جائے کہ جو ہر طرح کی مخلوق کا خالق اور ہر طرح کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اس کی پناہ خاص طور پر تاریکی کی بدی سے ایک مراد کالے علم کا وار بھی ہے۔

ہمیشہ اللہ سے پناہ مانگو بے شک اللہ ہی کی پناہ جو قہار ہے ابلیس کی ہر چال کا توڑ ہے۔ اللہ زبردست غلبے والا ہے اور اس کی پناہ میں کوئی شے غالب آنے والی نہیں۔

گرہوں پر پھونکنے والی عورتیں جادوگرنیاں ہیں کہ جو طاغوت کی تابع ہوتی ہیں اور اسی کی عبادت پر قائم رہتی ہیں۔ ایک عورت اور مرد میں بزدلی اور دلیری کا فرق ہوتا ہے۔ یہاں مردوں کا ذکر اس لیے نہیں ہے کہ بزدل مرد عورت ہی کے مترادف ہوتا ہے۔ اور مومن عورتوں کا مقام دلیر ہونے کے سبب بزدل مردوں سے کہیں زیادہ بلند ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

kutubistan.blogspot.com

اور جبت و طاغوت کا سہارا لینے والے مرد بزدل ہوتے ہیں اور ایسا حسد کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایک حاسد کا حسد اسے مجبور کر دیتا ہے کہ وہ ایمان و تقویٰ کو چھوڑ کر جبت و طاغوت کی راہ لے اور یوں جس سے اسے حسد ہے' اس کو نقصان پہنچا کر یا تو کوئی بدلہ لے لے یا پھر اپنے حسد کی آگ ٹھنڈی کر لے۔

مگر اس کام میں فلاح نہ ہونے کے باعث حاسد کی ذلت دن بدن بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ہلاکت تک پہنچ جاتا ہے۔

جبت و طاغوت کے اثرات کے زمانے میں مومنوں پر لازم ہے کہ وہ صبر سے کام لیں اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ نماز و صبر کے ذریعے اللہ سے مدد مانگتے رہیں اور اپنے ذکر سے غافل نہ ہوں یعنی سارا وقت اٹھتے بیٹھتے' آتے جاتے آواز سے یا دل میں خاموشی سے یہ ورد کرتے جائیں۔

اللّٰہُ رَبّی --- اللّٰہُ واحد القہار --- اللّٰہُ نُور السموات ولارض

میرا ربّ اللہ ہے۔ اللہ اکیلا ہی غالب ہے۔ اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔

چند دنوں میں جادوگر اور جادو کا خریدار دونوں تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے۔ یہ ذکر دعا ہے اور یہ دعا کرنے سے اللہ کی مدد فوری آتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ صرف یہی پڑھا جائے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سورۃ النّاس

''کہو میں لوگوں کے ربّ کی پناہ مانگتا ہوں۔
لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی
لوگوں کے حقیقی معبود کی
وسوسہ انداز کی برائی سے جو (وسوسہ پیدا کر کے) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔
جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔
''خواہ جنّات میں سے ہو یا انسانوں میں سے''

یہ دونوں سورتیں یعنی الفلق اور النّاس خاص طور پر جبت و طاغوت کی کھلی وضاحت ہیں۔ الفلق میں جادو کے عمل اور سبب کی نشاندہی ہے اور النّاس میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ وسوسے کے سبب' جس کا مقام صدر (سینہ) ہے' ابلیس اور دیگر شیاطین لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صدر کا ایک ترجمہ دل بھی ہے کہ جہاں بے حقیقت بات خود انسان یا پھر جنّات ڈالتے ہیں اور اس بے حقیقت بات کے سبب اچھا بھلا انسان گمراہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کا حکم ہے کہ وسوسے میں مبتلا کرنے والوں کے خلاف جو چاہے جن ہوں چاہے انسان .... میری پناہ مانگ لیا کرو۔

اور جب اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے پناہ لینے کی دعوت دی ہے تو پھر ایک مومن کو یقین کرنا چاہیے کہ اسے پناہ مانگتے ہی پناہ مل گئی ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ غالب حکمت والا ہے فوراً شیطان کے خلاف پناہ دے دیتا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سورہ الناس سے واضح ہوتا ہے کہ وسوسے پیدا کرنے کا کام دو طرح کے شیاطین سرانجام دیتے ہیں ایک تو انسان نما شیاطین یعنی انسانوں کے پردے میں شیاطین' بظاہر انسان بباطن شیطان اور دوئم جنّات جو کافر ہیں۔ پھر شیاطین کے ایسے ساتھی بھی ہیں جو جنّات کو مسخر کرتے ہیں اور ان کے ذریعے وسوسے (باطل و طاغوتی خیالات) لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔ یہی لوگ جادوگر ہیں۔ انہی کو طاغوت کہا گیا ہے اور ان کا کام جبت یعنی جادو کرنا ہے۔

اللہ کے کلام کے مختلف مقامات پر ان لوگوں کا ذکر موجود ہے جن پر شیاطین مسلّط ہونے میں کامیاب ہوتے ہیں اور انہیں جہنم کی راہ پر چلاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی پہچان حسب ذیل ہے۔

1- ہر وہ ناشکرا کہ اللہ نے جسے نعمت عطا کی تو اس نے نعمت کو زحمت جانا۔ مثلاً وہ بیوی جسے اللہ نے نیک شوہر دیا مگر اس نے کسی اور سے دل لگی پسند کر لی۔

2- وہ صاحب ثروت خاوند جسے اللہ نے نیک بیوی دی مگر اس نے اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی حرام عورت سے تعلق جوڑ لیا اور اپنی بیوی کے حقوق کی طرف سے غافل ہو کر گناہ میں پڑ گیا۔

3- وہ بے ایمان مرد و زن جنھیں بے ایمانی' بے حیائی اور کردار کی خیانت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

4- بات بات پر شک کرنے والے مرد و زن کہ جنھیں شکوک و شبہات سے فرصت ہی نہیں۔

5- وہ مرد و زن جو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو گواہ بنا کر کوئی عہد کرتے ہیں یا قسم اٹھاتے ہیں مگر بعد میں عہد و قسم کو توڑ ڈالتے ہیں تو ایسے لوگ کبھی سکھی نہیں ہوتے اور طاغوت کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

6- وہ مرد و زن جن کا وطیرہ جھوٹ بولنا ہے۔

7- وہ مرد و زن جو مکر و فریب سے کام چلاتے ہیں اور خود کو بڑا قابل خیال کرتے ہیں اور معصوم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

8- وہ مرد و زن جو دین داری پر دنیاداری کو ترجیح دیتے ہیں اور نیکی کی بجائے برائی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔

الغرض اللہ کی یاد سے غافل رہنے والے' گانے بجانے کے رسیا' جواری' شرابی' منافق' زانی' چالباز' جھوٹے بہتان باندھنے والے' ناشکری' بے حیائی اور بدیانتی کرنے والے' مومن لوگوں کو تکلیف پہنچانے والے' سود کھانے والے' دولت جمع کرنے والے' رشوت خور' حرام کی کمائی کھانے والے' کفر کرنے والے' آیات کا انکار کرنے والے' دنیاوی رسم و رواج کے پابند لوگ' بے شرم و بے پردہ مرد و زن' شرم گاہوں کی حفاظت نہ کر سکنے والے' جنسی ہوس میں بہہ جانے والے اور اسی طرح کے حد درجہ گمراہ تمام مرد و زن ہی ایسے لوگ ہیں جن پر شیاطین بڑی آسانی سے مسلط ہو جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کا دنیا میں حال بالآخر یہ ہوتا ہے کہ بدنامی اور رسوائی اور ذلت ان پر چھا جاتی ہے۔ ہر طرف سے لعنت اور پھٹکار ان پر بھیجی جاتی ہے' اپنوں کی طرف سے بھی اور غیروں کی طرف سے بھی اور آخرت میں ان کا ٹھکانہ ہمیشہ کا عذاب ہوتا ہے۔

اللہ کی پناہ ہر شر کے خلاف کہ جس کا انجام عبرت ناک اور انتہائی بھیانک ہے۔

ہاں! توبہ کے دروازے کھلے ہیں۔ لہٰذا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اللہ سبحانہُ وتعالیٰ کے کلام پر چلا تو گناہوں سے منہ موڑ لینے کے بعد اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

پس جو توبہ کر کے سختی سے دین کی راہ لے لے گا۔ اُسے اللہ کی پناہ مل جائے گی اور وہ ہر جادو سے محفوظ ہو جائے گا۔ اور ایسے کو اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف سے اتنی بھرپور مدد ملے گی کہ وہ حیران رہ جائے گا۔

انشاء اللہ

لیکن اگر توبہ کی راہ نہ لی اور ابلیس ہی سے تعلق جوڑے رکھا تو گناہگاروں کا کوئی حامی و ناصر نہیں اور ایسوں پر ضرور ایک دن عذاب کا ایسا دروازہ کھلے گا کہ نہ تو عزت باقی رہے گی اور نہ ہی بدکرداری کے سبب مسلّط ہو جانے والی ذلّت کا علاج ممکن ہو سکے گا۔

تو عزیزو! تم بھی توبہ کرو قیامت قریب ہے اور زندگی کا کچھ بھی بھروسا نہیں ہے۔ اللہ سے ڈرو اور دین خالص کی کتاب قرآن کی طرف لوٹ آؤ۔

یہ باسی ہوتی، بوڑھی ہوتی، مٹتی جاتی اور فنا ہوتی جاتی دنیا اور اس کے تمام جلوے خواب ہیں۔ یہ دنیا اور اس کی ہوس ایک ایسے مرد یا ایسی عورت کی طرح ہے کہ جس کا چہرہ خوبصورتی اور حسن میں تو لاجواب ہو کہ اس کا طالب اس کی طرف بھاگے مگر پورا جسم کوڑھ کے بہتے زخموں سے بھرا ہو کہ جب حاصل ہو تو پیچھا چھڑانا ممکن نہ رہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

کلامِ پاک میں یوں لکھا ہے

''مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچّے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ کچھ شک نہیں کہ ان کے لیے اللہ نے بخشش اور اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔''

(سورۂ الاحزاب آیت ۳۵)

''نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے کو مشرق کی طرف کرلو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو' یومِ آخر کو' ملائکہ کو' اللہ کی نازل کردہ کتاب کو اور اس کے پیغمبروں کو دل سے ماننے اور اللہ کی محبت میں اپنا پسندیدہ مال' رشتے داروں اور یتیموں پر' مسکینوں اور مسافروں پر' مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے۔ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔ اور نیک لوگ وہ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں ثابت

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قدم رہیں۔ یہی ہیں راست باز لوگ اور یہی متقی لوگ ہیں''

(البقرہ آیت ۱۷۷)

یاد رہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد ہر گناہ' چھوٹا ہو یا بڑا اِلاّ اللہ کی نفی ہے۔ اور یہی اصل میں شرک ہے۔ کیا شک ہے کہ ''لوگوں نے اللہ کی قدر اس طرح نہیں کی کہ جس طرح اللہ کی قدر کرنے کا حق ہے''

اور سُن رکھو! کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے' ہر جگہ' ہر آن' ہر گھڑی' اور ہر وقت-- لہٰذا جو کوئی توبہ کر کے اللہ کی طرف لوٹ آئے گا اپنا بھلا کرے گا۔

الحمدللہ میں اپنا کام اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں کہ جو ہر شے پر قادر' توبہ قبول کرنے والا اور زبردست حکمت والا ہے۔ زمین و آسمان میں اسی کی بادشاہی ہے اور وہ اپنی ذات اور صفات کے تقاضوں میں وحدہٗ لاشریک ہے۔

والحمد اللّٰہ ربّ العلمین

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

حصہ دوم

تدارک

علاماتِ جبت (جادو)

ہر بیماری اپنی علامات سے پہچانی جاتی ہے۔ علامات نہ ہوں تو بیماری کا پتہ نہیں چل سکتا۔ جادو بھی ایک بیماری ہے جو متعدی بھی ہے اور مہلک بھی۔ تاہم لاعلاج ہرگز نہیں ہے۔

ذیل میں جادو کی تمام علامات بصراحت دی جا رہی ہیں تا کہ اس موذی مرض کے پہچاننے میں آسانی ہو اور بعد از پہچان اسی مرض کا علاج کیا جائے نہ کہ کسی اور مرض کا۔ یعنی بیماری تو جادو اور جادو کے اثرات ہوں مگر ہم علاج کسی جسمانی مرض کا کر رہے ہوں اور بیماری جا ہی نہ رہی ہو۔ ایسی صورت حال سے بچنے کے لیے جادو کی علامات سے آگاہی لازمی ہے۔ تو اس سلسلے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- ایک سحر زدہ انسان یا جادو زدہ انسان کا زندگی کے معاملات میں رویّہ بالکل ایسا ہوتا ہے جیسا کہ شوگر اور دِل کے مریض کا یعنی مریض چڑچڑا اور بہت زیادہ حسّاس ہو جاتا ہے۔ بات بات پر رونے دھونے اور لڑنے جھگڑنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ ذہنی طور پر بیزاری کا شکار اور ہر اُس شے سے، جو کچھ روز قبل اسے پسند تھی، نفرت کرنے لگتا ہے۔

2- شیطانی اعمال اسے بہت اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔ فلمیں، گانے اور ماضی کے کردار اسے پسند آنے لگتے ہیں۔ ہر بُرا کام اسے اچھا لگنے لگتا ہے۔ وہ ماضی کی طرف بار بار، لوٹ لوٹ جاتا ہے اور جن

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

سے کبھی اسے رغبت رہی ہو انہیں شدت سے یاد کرنے لگتا ہے اور مستقبل کے بہت سے خواب اور بہت سے خدشات اسے آ گھیرتے ہیں۔یعنی اگلے پچھلے اعمال میں شیطان اسے اُلٹا پلٹا دیتا ہے۔

3- مریض خود کو بدقسمت جاننے لگتا ہے اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر کفر کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔تمام اچھے کام ایک ایک کر کے چھوٹ جاتے ہیں اور برے کاموں میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

4- مریض کو کچھ سمجھایا جائے تو وہ سمجھنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ ہر بات رد کرتا چلا جاتا ہے۔اور پاگلوں کی طرح شیطان کی طرف لوٹ لوٹ جاتا ہے یعنی شیطان کی راہ پر بار بار گامزن ہو جاتا ہے اور خدانخواستہ شیطان کے حملے کو مریض اگر اپنی ذات کی تبدیلی جان لے تو یہ خطرناک ترین صورت ہو گی کہ جس میں وہ خود شیطان بن جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کوئی عمل کوئی تدبیر اور کوئی حیلہ اسے واپس اللہ کی راہ کی طرف نہیں لا سکتا (الا ماشاء اللہ) اور یوں اس کا ٹھکانہ دنیا میں ذلت اور آخرت میں جہنم کا عذاب مقرر ہو جاتا ہے۔

یوں جو شیطان کا ہو گیا وہ زندگی کی ہر خوشی سے ہاتھ دھو بیٹھا اور اللہ کی لعنت اس کا مقدر بن گئی۔لیکن جو شیطان کے مقابلے پر نکل آیا' ذکر کی تلوار تھام لی' پرہیزگاری کا بکتر لگا لیا' ایمان کی ڈھال تھام لی' اللہ کے بھروسے کے قلعے کو مضبوط کر لیا اور ابلیس سے بھرپور مقابلہ کیا۔ایسے کے لیے اللہ کا حکم آ جاتا ہے اور شیطان سے کہا جاتا ہے کہ اب ہٹ جا! یہ میرا خالص بندہ یا بندی ہے۔ مقابلہ تمام ہونے پر فتح ہمیشہ کی طرح حق کی ہوتی ہے۔ باطل نابود ہو جاتا ہے۔نعمتوں کا نزول شروع ہو جاتا ہے اور رحمت مقدر بنا دی جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

5- شیطانی دورے کے دوران کہ جسے حملے کا دورانیہ کہنا زیادہ مناسب ہے' مریض جھگڑتا ہے اور گندی زبان بولتا ہے۔ اس کی سانس اکھڑ جاتی ہے اور دل زور زور سے دھڑکتا ہے۔ ایسے میں مریض کے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ کس قدر قابو سے باہر ہو رہا ہے اگر پورے گھر میں جادو کا اثر ہو تو ہر ایک لڑنے مرنے پر اتر آتا ہے۔

6- لگاتار جادو کی لپیٹ میں رہنے والے کے بال اترنے لگتے ہیں یہاں تک کہ بعضے گنجے ہو جاتے ہیں۔

7- جادو سے بعض اوقات مریض بالکل پاگل ہو جاتا ہے۔ لاہور کے پاگل خانے میں بہت سی گنجی عورتیں ہیں جو جادہ زدہ ہیں یا ایسی جادوگرنیاں ہیں جن پر جادو پلٹ کر پڑا اور وہ ذہنی توازن کھو بیٹھیں۔

8- جادو زدہ شخص نماز چھوڑ دیتا ہے یا نماز میں دل لگا نہیں پاتا۔ اللہ کے ذکر سے بے زار ہوتا ہے اور دین سے اسے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔

9- گھر میں اگر جانور یا پرندے ہوں تو ان کے بھی بال و پر جھڑنے لگتے ہیں اور گھر پر جادو کے شدید حملے کی صورت میں وہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیتے ہیں اور چند روز بیمار رہ کر مر جاتے ہیں۔ بعض اوقات کپڑوں یا دیواروں پر خون کے چھینٹے بھی نظر آتے ہیں۔

10- اگر مریض کوئی لائق طالب علم ہو یا طالبہ ہو تو علم کے حصول سے اس کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ دماغ سست رہنے لگتا ہے اور بعض اوقات تو بالکل الٹ جاتا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں ایسے جادو زدہ طالب علم اچانک آنا بند کر دیتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ علم حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔ یوں وہ امتحان میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص مقابلے کے امتحانوں میں اس قسم کی صورت حال بار بار دیکھنے میں آتی ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

11- جادو زدہ مرد و زن کے سر میں مسلسل درد رہتا ہے جو ادویات سے ٹھیک نہیں ہوتا۔ جسم انتہائی تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ تھکاوٹ کا احساس بہت ہی زیادہ ہو جاتا ہے۔ صبح دم اٹھ کر بھی تازگی کا احساس نہیں ہوتا۔ نیند نہ آنے کی شکایت بھی اکثر پیدا ہو جاتی ہے یا پھر ضرورت سے زیادہ نیند آتی ہے اور اہم کام نہیں ہو پاتے۔ جسم کے بائیں حصے میں جسمانی شکایتیں نمودار ہوتی ہیں۔ اگر کسی کو جسم کے دائیں طرف کوئی خرابی ہو تو پھر ڈاکٹر کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ بائیں طرف کی تکالیف اکثر جادو کا نتیجہ ہوتی ہیں جو ادویات سے دور نہیں ہوتیں۔ گردن کے پچھلے حصے پر بوجھ اور کھچاؤ رہتا ہے اور بائیں جانب کی پسلیاں گرفت زدہ محسوس ہوتی ہیں۔ بعض اوقات جسم بہت بھاری ہو جاتا ہے اور ہڈیوں میں درد کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ طبیعت عموماً شدید بیزار اور سست رہتی ہے۔ کسی کو ملنے سے دل گھبراتا ہے۔

12- گھر کے سنسان اور تاریک کونوں اور کمروں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ ان تاریک جگہوں پر رُکنے سے یہ تین چیزیں محسوس ہوتی ہیں۔

(i) جسم میں عجیب سی سرسراہٹ اور سر کو چڑھتی ہوئی چیونٹیاں سی۔

(ii) جسم کے بائیں جانب بوجھ یا عجیب سی حرارت۔

(iii) سر کے بال سرکتے محسوس ہوتے ہیں جسم اور آواز دونوں بھاری ہو جاتے ہیں۔

مذکورہ تاریک جگہوں پر ذکر کے بغیر رکنا نہیں چاہیے۔

13- گھر میں عجیب سی بو پھیلی رہتی ہے۔ بعض اوقات ایسی بدبو کے جھونکے آتے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی پٹیاں کھول رہا ہو۔ علاوہ ازیں گندگی کی بھی بو آتی ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

14- گھر کے کسی عام یا خاص مقام سے پسینے کی سی بدبو آئے تو آپ جان لیں کہ آپ کے قریب ہی کوئی کافر جن موجود ہے۔ یہی وہ شیطان ہے جو ساتھی بن کر نقصان کرواتا ہے۔ اور خیالاتِ باطلہ انسانی دماغ میں پیدا کرتا رہتا ہے۔

15- جسم سے جب ہوا سی گزرتی محسوس ہو یعنی ایسا لگے کہ جسم جالی دار سی کوئی شے ہے۔ اور سرسراہٹ کے ساتھ کوئی ہوا سی یا تو اس میں داخل ہو رہی ہے یا گزر رہی ہے تو سمجھ لیں کہ حملے کا زور ہے۔ لہٰذا اپنا مخصوص ذکر، جس کا آپ ورد کرتے ہوں، زبان و دل سے جاری کر دیجئے۔ فوری بچت ہوگی۔ انشاء اللہ!

16- اذان سے قبل سخت نیند کا غلبہ ہوتا ہے اور جسم تھکاوٹ سی اور بخار سا ظاہر کرتا ہے ایسے میں فوراً وضو کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو جائیں، شیطان کا مکر نابود ہو جائے گا۔ نیند کے اس غلبے سے شیاطین کا مقصد مریض کو نماز سے روکنا ہوتا ہے تاکہ مریض اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی پناہ نہ پا سکے۔

17- حملے کی شدت میں خود شیطان بن جانے والا گھر کی اشیاء توڑنے یا گھر کے بے قصور افراد پر برسنا اور سخت زبان بولنا شروع کر دیتا ہے۔ ایسا شخص بات بات پر جھگڑا کرنے لگتا ہے اور عجیب فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

18- مریض کا چہرہ سخت تنا ہوا اور رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ لہجہ بے رحم اور سمجھ بوجھ رخصت ہو جاتی ہے۔ کمزور بھی طاقت ور بن جاتا ہے۔ ایسے مریض کو اگر بدکلامی کرنے پر مارا پیٹا جائے تو اسے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اور اس کا مزاج اور برہم ہو جاتا ہے پھر حملہ دور ہو جانے کے بعد مریض پشیمان اور افسردہ ہو جاتا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

19- جادو کے حملوں کے اوقات مقرر ہوتے ہیں اور موقع طے کر کے بھی حملے کیئے جاتے ہیں۔ مثلاً جب کوئی کسی کا رشتہ مانگنے جاتا ہے تو عین وقت پر جنّات کی مدد سے حسب ضرورت اقرار یا انکار کرایا جاتا ہے۔ اور دیکھنے اور سننے والے سوچتے ہی رہ جاتے ہیں کہ فلاں کو آج کیا ہوا تھا؟ ایسے موقوں پر گھر کی فضا بھاری ہو جاتی ہے۔

20- جادو زدہ ہر معاملے میں شک کرتا ہے اور کسی بات کا یقین نہیں کرتا۔ اپنوں کو اپنا دشمن خیال کرنے لگتا ہے اور تمام قسموں کے طعنے دینے لگتا ہے۔

21- ان لوگوں کو اچھا بتاتا ہے جو خاندانی دشمن ہوتے ہیں۔

22- مومنوں کو برا کہتا ہے اور نیک عمل کرنے والوں کو شیطان اور جادوگر بتاتا ہے۔ ہر طرح کے بہتان لگاتا اور زبان چلاتا ہے۔

———o———

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

طریقۂ واردات

شیاطین اور شیاطین کے اولیاً ...... اوّل تو خود اپنے شکار کے دوست بنتے ہیں اور زبردست عزت و احترام' پیار و محبت اور خیر خواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسے افراد کا ظاہری خلوص دیکھ کر انسان ان پر بھروسہ کرنے لگتا ہے اور شک بالکل نہیں کرتا۔

بڑے تکلف اور اخلاص سے تحائف دیئے جاتے ہیں یہ گویا شیاطین کی طرف سے ایک طرح کا تجارتی خرچ ہوتا ہے۔ جس کے بعد وہ اپنے مقصد کے طرف تیزی سے بڑھتے ہیں۔ کوئی مطلب یا کوئی انتقام عموماً ان کا ٹارگٹ ہوتا ہے۔ اکثر زن' زر اور زمین ہی کے مسائل ان کے پیش نظر رہتے ہیں جادو کی چیزیں دعوت یا پارٹی کے دوران مطلوبہ شخص کو بڑی محبت سے کھلا دی جاتی ہیں اور تماشا شروع ہو جاتا ہے۔

دوئم یہ اپنے شکار کے کسی قریبی کو مسخر کرتے ہیں۔ پھر اس کے ہاتھ سے کسی نہ کسی طرح کا لالچ دے کر یا پھر بہتری کی امید دلا کر اپنے شکار کو جادو کی ہوئی مٹھائی یا کھانا کھلانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور اس طرح سلسلۂ واردات کامیاب ہو جاتا ہے۔

خاندانی تعلقات میں عورتیں بڑا کام دکھاتی ہیں اور جادو وغیرہ کے معاملے میں بہترین معاون ثابت ہوتی ہیں۔ جادو کرنے والے خود کو بڑا دین دار ظاہر کرتے ہیں۔ جادو کے کلمات پڑھنے' شیاطین کو پکارنے اور اپنے شکار پر مسلط کرنے کے لیے یہ بھری محفل سے اٹھتے ہیں اور کچھ دیر غائب رہ کر پھر حاضر ہو جاتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

شیاطین کی پہچان

شیاطین کو یعنی جادوگروں کو پہچاننا انتہائی آسان ہے۔ کیونکہ یہ لوگ مقررہ وقت پر اپنے شکار یعنی جادو زدہ انسان کو دیکھنے ضرور آتے ہیں یا مقررہ وقت پر اپنے کسی کارندے کو سلام دعا کے بہانے بھیجتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حملہ کس قدر کامیاب ہے۔

کلام پاک کے مطابق ان کی پہچان وہی ہے جو منافقین کی ہے۔ تاہم ایک چیز ان کے بارے میں خاص ہے اور وہ یہ ہے کہ جادو کے حملے کے دوران یہ اپنے شکار کا جائزہ بڑی باریک بینی سے لیتے ہیں۔ اس جائزے کے دوران یہ عموماً خاموشی کی چادر اوڑھے رکھتے ہیں۔ دوران جائزہ یہ اگر ہنسیں تو ان کی ہنسی پھیکی اور بے کیف ہوتی ہے۔ ان کا چہرہ دل سے اور بات ان کی نیت سے جدا ہوتی ہے۔

خوف کے وقت ان کی آنکھوں میں ایک خاص مُردنی سی ہوتی ہے۔ اور چہرہ مشکل میں گرفتار سا دکھائی دیتا ہے۔ یہ شیاطین اپنے شکار سے ایک سوال ضرور کرتے ہیں جو طبیعت یا صحت کے بارے میں ہوتا ہے مثلاً

☆ آپ کچھ سست دکھائی دے رہے ہیں کیا وجہ ہے؟
☆ آپ کچھ بیمار سے نظر آرہے ہیں خیر تو ہے؟
☆ آپ کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی!
☆ یا پھر مخصوص انداز سے سلام کرتے ہیں اور بعد از سلام دیکھتے ہی چلے جاتے ہیں۔

KUTUBSTAN.BLOGSPOT.COM

کلام میں ہے کہ اگر اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ چاہتا تو ان لوگوں (منافقین) کو واضح کر دیتا۔ تو تم خوف کے وقت ان کی آنکھوں کو دیکھا کرو (ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ) جیسے موت سے غشی آ رہی ہو۔ اور تم انھیں (ان کی) باتوں ہی سے پہچان لو گے۔

چونکہ جادوگر خود شیطان ہیں لہٰذا ان کی ہر بات کا نتیجہ وسوسہ ہوتا ہے۔ یہ لوگ غیر واضح یا پھر ذومعنی گفتگو کرتے ہیں۔ جب وضاحت کے طور پر کچھ پوچھا جائے تو اکثر صاف مکر جاتے ہیں یا پھر یہ کہہ کر بات بدل لیتے ہیں کہ میری مراد یہ نہ تھی۔ خبردار! یہی لوگ ہیں جو سورۂ ناس کی تصدیق کے طور پر دکھائی دینے والے شیاطین ہیں۔

بہرحال ان کی کھلی اور واضح پہچان اس وقت ہوتی ہے جب ان کے آنے سے قبل یا ان کے آجانے کے بعد جادو زدہ کی طبیعت میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔ لہٰذا ہوشیار باش!

ان کی آمدورفت کو اور جادو کے اثرات کو کم از کم تین بار نوٹ کر لیں اور پھر یقین کر لیں کہ یہی لوگ آپ کے اصل مجرم ہیں۔

کلام پاک میں لکھا ہے کہ ان سے بے فکر نہ ہونا یہ لوگ منافق ہیں۔

لہٰذا شیاطین اور منافقین اور جادوگروں سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیے۔ ان سے ہر ممکن احتیاط کرنی چاہیے۔ جادوگر اپنے جھوٹ اور مکر سے دوسروں پر بُرے بُرے بہتان باندھتے ہیں اور فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ بات بات پر جھوٹی قسم کھا لیتے ہیں۔ اور زیادہ قسمیں کھانے والے کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ذلیل اوقات اور لعنتی قرار دیا ہے۔ قسموں کے ذریعے جادوگر' لوگوں کو حق سے اور راہِ حق سے اکھاڑ دیتے ہیں۔ اور قسموں کی آڑ میں اپنا کام نکالتے ہیں۔ ان سے ملاپ اور ان سے تعلق' ابلیس لعین سے ملاپ اور تعلق ہے۔ کم فہم

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اور سادہ لوح لوگ عموماً ان کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ حسد ان کی اصل تکلیف ہے۔ یہ لوگ سانپوں اور بچھوؤں سے بھی زیادہ زہریلے ہیں۔ ان پر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے کلام میں بار بار لعنت کی ہے۔ اور ان کا ٹھکانہ جہنم کو مقرر کیا ہے۔ اور الحمدللہ! دنیا میں بھی مومنوں کے ہاتھوں ذلت ان کا مقدر ہے۔

ان کی لائی ہوئی اشیاء نہ کھائی جائیں۔ یہ کسی نہ کسی تقریب کے بہانے کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے (عموماً مٹھائی) ضرور لاتے اور بانٹتے نظر آتے ہیں۔ یہ شیطان کے پیروکار ہیں یعنی حزبِ ابلیس ہیں۔ ان کا حلیہ اور دین داری کی باتیں صرف دھوکہ دینے کے لیے ہوتی ہیں۔ اور اس بات سے کوئی واقف نہیں ہے کہ شیطان کا خطرناک ترین بھیس وہ ہے کہ جس میں وہ اللہ والا بن کر سامنے آتا ہے اور گمراہ کر دیتا ہے۔ کلام کے مطابق یہ دین سے روکنے والے لوگ ہیں۔ جن کی نہ تو توبہ قبول ہے اور نہ صبر قبول ہے۔

یہ لوگ گھروں میں پڑی ہوئی چیزوں پر یا تو جادو کر دیتے ہیں۔ یا پھر ان میں جادو کی چیزیں ملا دیتے ہیں۔ ان سے ہمہ وقت ہوشیار رہنا چاہیے۔ اور ان سے پیچھا چھڑا لینا بڑی کامیابی ہے۔

ان کے ہاتھ سے کوئی میٹھی چیز نہیں کھانی چاہیے۔ علاوہ ازیں ان کا لایا ہوا گوشت اور زردہ خطرناک چیزیں ہیں۔ یہ لوگ دالیں بھی دم کر کے یا تو خود لاتے ہیں۔ یا پھر کسی کے ہاتھ بھجوا دیتے ہیں۔ لہٰذا کیا میٹھی کیا نمکین ان کی لائی ہوئی یا بھیجی ہوئی کوئی چیز استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ کھانے کھلانے کے مذہبی اور قومی تہوار ان لوگوں کے لیے سنہری مواقع ہوتے ہیں۔

احادیث نبویؐ کے مطابق ایک منافق کی پہچان ان باتوں سے صاف طور پر ہو جاتی ہے۔

1- بات کرے تو جھوٹ بولے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

2- عہد کرے تو توڑ ڈالے۔
3- امانت اور دیگر معاملات میں خیانت کرے۔
4- غیبت کرے۔
5- قسم کی آڑ میں مطلب نکالے۔
6- نصیحت قبول نہ کرے۔
7- آخرت پر دنیا کو ترجیح دے۔
8- آنکھ سے یا خفیہ اشاروں سے بات کرے۔
9- محفل میں سرگوشی کرے۔
10- گناہ کی باتیں کرے اور یہ خیال کرے کہ اللہ اسے نہیں دیکھ رہا۔

کلام پاک میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ان کی خصوصیات کچھ یوں بیان کی ہیں۔

(i) اگر کوئی کھیل تماشا' جھگڑا' جلوس یا شور ہو رہا ہو تو یہ فوراً اس کی طرف بھاگتے ہیں اور اللہ کے ذکر کی محفل سے نکل جاتے ہیں اور کسی سے اجازت لینا بھی ضروری خیال نہیں کرتے۔

(ii) عورتیں ہوں یا مرد' یہ خیانت پسند ہوتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کا کفر یعنی ناشکری ہی پسند کرتے ہیں اللہ کا فیصلہ ہے کہ وہ ایسوں پر لعنت بھیجتا ہے۔

(iii) اشارے کرنا' چھپ کر بات کرنا اور سرگوشیاں کرنا ان کا اندازِ گفتگو ہے۔ ان کے لیے دنیا و آخرت دونوں میں عذاب مقرر ہے۔

(iv) یہ جب اہلِ حق سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ تمھارے ساتھ ہیں۔ اور جب باطل پرستوں سے ملتے ہیں تو ان سے کہتے ہیں کہ ہم دل سے تمھارے ساتھ ہیں۔ اور مومنوں سے تو ہم ٹھٹھا کرتے ہیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

kutubistan.blogspot.com

(v) خاص طور پر مردوں کے بارے میں ہے کہ یہ لوگ یا تو عورتوں کی عبادت کرتے ہیں یا شیطان کی۔

(vi) دھوکہ و فریب ان کا شعار ہے۔

(vii) آیات سن لیتے ہیں مگر آیات پر عمل نہیں کرتے اور بہانے بنا بنا کر قرآن کا مسلسل انکار کرتے رہتے ہیں۔ ان کے دلوں پر مہر ہے جو ان کے جہنمی ہونے کی پہچان ہے۔ (کلام کے مطابق یہ لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔ ان سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سخت ناراض ہے اور یہ ہر آن اس کے غضب کی زد میں ہیں۔ سورۂ احزاب میں اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ان پر کھلی لعنت کی ہے۔ ان کی بخشش کسی طور نہیں ہوگی۔)

(viii) یہ لوگ حزبِ شیطان ہیں۔ ان کا کام لوگوں کو راہ حق سے ہٹانا اور گمراہ کر کے اپنی راہ پر چلانا ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

نُشرہ کرنا
(جادو کے اثرات دور کرنا)

اس سلسلے میں کاہنوں اور عالموں کی طرف جانے اور انہیں کارساز ماننے کی شریعت محمدیہؐ میں ممانعت ہے اور آپؐ نے فرما رکھا ہے کہ جو کوئی ایسا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اس قسم کے مسائل گھیر لیں وہ کیا کریں؟ تو ایسے حضرات کے لیے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے کلام کے عین مطابق اور تجربات و مشاہدات کی روشنی میں کچھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے خاص ذکر درج ذیل ہیں تاکہ لوگ ایسے مواقع پر اللہ کی طرف رجوع کرنے کے طریقے سے واقف ہو جائیں اور اپنی آخرت کو تباہ ہونے سے بچائیں اور دنیا میں سکھ چین کی زندگی بسر کریں۔

احتیاط

(1) یہ اذکار اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے خالص ذکر پر مبنی ہیں۔ انہیں بے دین اور بے نمازی عمل میں نہ لائے۔

(2) جو شخص خواہشاتِ نفس اور گوناگوں گناہوں میں الجھا ہوا ہو وہ بھی دور رہے یا پہلے توبہ کرے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

(3) جسے توبہ کی توفیق نہیں اور جو حرام و گناہ ترک نہیں کر سکتا وہ بھی دور رہے۔

(4) طہارت اور پاکیزگی کا عام زندگی میں بالعموم اور اللہ کے ذکر کے دوران بالخصوص خیال رکھا جائے۔ فقط ظاہری طہارت کافی نہیں ہے۔ طہارتِ قلبی بھی اس ضمن میں لازمی ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ضروری ہدایت

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ جن لوگوں کو پسند فرماتا ہے اور جن کو نیک اعمال کے سبب پاک کرنے اور جن کے درجات بلند کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ انہیں صراطِ مستقیم پر چلا دیتا ہے اور الحمدللہ! وہ بخوبی چل پڑتے ہیں۔ ایسے لوگ، ابلیس اور اس کے اولیاء کی نظروں میں بُری طرح کھٹکتے ہیں۔

جب رسولؐ اللہ پر جادو کا وار ہوا اور آپؐ نے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے جادو کے اثرات سے بخیر و خوبی بچ نکلے تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جادو کا حملہ ایک امتحان تھا جس کا مقابلہ آپؐ نے صبر اور نماز سے کیا۔ پس جادو کے حملے کا مقابلہ سنت کے مطابق صبر اور نماز ہی سے کرنا چاہیے۔ کاہنوں اور عاملوں کی طرف رجوع کر کے شرک نہیں کرنا چاہیے نہ ہی خلافِ شرع اعمال پر مبنی بدعتوں کا ارتکاب کرنا چاہیے۔ کیونکہ ایسا کرنا سنتِ رسولؐ کے خلاف عمل ہے۔ واستعینو بالصّبرو الصّلوۃ کے تحت اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی نصرت کا ملنا یقینی ہے اور انجام مومنین ہی کا بخیر ہے کسی اور کا نہیں۔

جیسے رات کے بعد دن ہے ایسے ہی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے ہر مشکل کے ساتھ آسانی بھی بنائی ہے اور رنج و تکلیف کے بعد صبر کرنے والوں اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں پر نزولِ رحمت و نعمت لازم کیا ہے۔ اور جو صبر نہ کر سکا اور شیطان کا ہو گیا۔ ایسے کی ذلت و رسوائی سے نجات نہ ہو گی۔

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے سوا کسی اور کا حکم نہ تو مصیبت دور کر سکتا ہے اور نہ ہی کامیابی تک لا سکتا ہے۔ اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے کیونکہ وہی ایک قادرِ مطلق ہے جو اللہ کو اپنے لیے کافی مانتا ہے وہی راہِ حق پر ہے۔

جبت و طاغوت کے ساتھ جہاد کا زمانہ دراصل پاک و صاف ہونے کا زمانہ ہے۔ گویا ایسی تکلیف جو جبت و طاغوت کے سبب پہنچتی ہے۔ اوّل اس میں گرفتار ایک مومن ہے تو وہ امتحان ہے۔ دوئم اگر گناہ گار ہے۔ تو وہ اعمال کا وبال یعنی اعمال کا نتیجہ بصورتِ سزا ہے۔ دونوں صورتوں میں استغفار اور توبہ کے بعد صبر و نماز کو قائم کر لینے سے نجات ہو جاتی ہے۔ جادو کی بعض حالتیں ایسی خطرناک ہیں کہ اگر کوئی شخص ناپاک ہی رہنا چاہے تو ہلاک تک ہو سکتا ہے۔ (الا ماشاء اللہ)

لہٰذا کثرت سے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کو یاد کرنا ہی اصل چارہ کار ہے اور اللہ کے سوا کوئی اور ایسا نہیں جو نجات دے۔ باقی جو کاروبار چمکانے والے لوگ ہیں ان کی نظر مصیبت زدہ کی جیب ہی پر رہتی ہے اور اس قدر لوٹ کھسوٹ کرتے ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ اس کاروبار میں چور ڈاکو اور نوسر باز عام ہیں۔ ان سے بچنا دو وجوہ کی بناء پر لازمی ہے۔

1- ایک عام انسان اللہ کو چھوڑ کر انہیں کارساز بنا لیتا ہے جو شرک ہے اور مشرک کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

2- یہ چور لٹیرے مصیبت زدہ لوگوں کو لوٹتے ہیں اور مزید بربادی کی

طرف دھکیل دیتے ہیں۔ کسی پر جادو نہ ہوتو بھی کر دیتے ہیں۔

کسی بھی اسلامی ریاست میں ایسے لوگوں کو کھلا یا پوشیدہ کاروبار کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ ایسا ملک کہ جہاں جادوگر علمِ نجوم کے نام پر یا کالے اور سفلی علم کے نام پر سرِ عام کاروبار کر رہے ہوں نہ تو اسلامی ہوسکتا ہے نہ مسلمانوں کا دیس۔ ایسا ملک ہمیشہ زوال سے دوچار رہتا ہے۔ پھر بھی اگر کسی ملک کی قیادت گمراہ لوگوں کے ہاتھ ہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی شریعت کے حکم کے مطابق جادوگروں کو سرِ عام قتل کرنا ممکن نہ ہوتو بے بس مومنوں کو اس کا تدارک اپنے طور پر کرنا چاہیے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

طاغوت کا توڑ

طاغوت (شیطان کاہن) سے مقابلے کے لیے درج ذیل باتوں کا قلبی اور جسمانی دونوں طرح سے دھیان رکھنا چاہیے۔

(1) ہر قسم کا گناہ ترک کر دینا چاہیے۔

(2) کثرت سے استغفار پڑھنی چاہیے۔

(3) آیت کریمہ کی تلاوت کرنا، غم سے نجات پا لینا ہے۔ انشاء اللہ جب تلاوت کرنا مقصود ہو تو استغفار اور آیت الکرسی حسب توفیق ضرور پڑھیں۔

(4) حرام رزق قطعی طور پر ترک کر دینا چاہیے۔ کیونکہ نبیؐ نے فرما رکھا ہے کہ جس جسم میں حرام ایک گندم کے دانے کے برابر بھی ہوگا۔ چالیس روز تک ایسے کی تسبیح، تلاوت، نماز اور نیکی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے ہاں نامنظور ہے۔ حرام خوروں کو روزے رکھ کر جسم پاک کرنا چاہیے۔

(5) دنیاوی امور قرآن حکیم کی روشنی میں سرانجام دینا چاہئیں۔ اپنے اعمال کو درست کر لینا چاہیے۔ خود قرآن پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(6) دل اور دماغ دونوں کو فرسودہ و فاسد خیالات سے پاک کرنا چاہیے۔ جب گندے خیالات تنگ کر رہے ہوں تو لاحول اور اعوذ باللہ پڑھ کر بائیں طرف شیطان کو دھتکارنا چاہیے۔

''امنت باللّٰہ و کتبه و رسوله والحمد اللّٰہ رب العلمین''

کا بار بار پڑھنا یعنی ورد کرنا مفید ہے۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے بندوں کا کہنا ہے کہ جس طرح مال دیکھ کر چور آتا ہے۔ اسی طرح ایمان دیکھ کر شیطان آتا ہے اور حملے کرتا ہے۔ شیطان ہمیشہ اسی کے پیچھے لگتا ہے جو روشن دل اور صاحب ایمان ہو۔ اور جسے شیطان مشرک بنا چکا ہو اس کی طرف اسے مزید توجہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسوں پر جادو ہو بھی تو ان کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔

(7) اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے علاوہ ایسی الجھن کے موقع پر کسی اور کی طرف رجوع کرنا ہلاکت ہے۔ ویسے بھی جب اللہ ہر شے پر قادر ہے تو کسی اور کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بار بار یہ ورد کرنا اللہ کی پناہ حاصل کر لینا ہے۔

اللّٰہ ربّی وَ ھُوَ ا یُجِیرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہ

انشاء اللہ یہ ورد کرنے والا نقصان سے محفوظ رہے گا

(8) طاغوت کے مقابلے میں طہارت کا خاص خیال رکھیں ہر وقت باوضو رہیں۔ رات کو بھی ناپاک حالت میں نہ رہیں۔

(9) خواتین مخصوص دنوں میں بھی ذکر جاری رکھیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

جبت و طاغوت کے اثرات سے نجات کے اعمال

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں۔ اور اللہ کا ذکر قول و فعل دونوں طرح سے جاری رکھنا چاہیے۔ کلام پاک میں مختلف اعمال کی اجازت موجود ہے۔ اور ایسا اس لیے ہے کہ انسان اپنے ربّ کو زیادہ سے زیادہ یاد کرے۔ اور کوشش کے ذریعے شیطان کے نرغے سے بچا رہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر عمل ذاتی اور انفرادی ہے یہ کچھ بیچنے یا خریدنے یعنی کاروبار کرنے کے لیے نہیں ہے۔ کلام پاک میں سورہ الم نشرح میں ارشاد ہوتا ہے۔

''جب بھی فراغت پاؤ تو اپنے ربّ کی طرف توجہ و رغبت میں محنت کیا کرو''

اور کلام پاک میں یہ بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

''جو کوئی بھی پاک ہوتا ہے۔ تو اپنے ہی لیے پاک ہوتا ہے''

اور یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ۔

''اللہ جسے چاہتا ہے برگزیدہ کر دیتا ہے''

یعنی اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی بندوں کو برگزیدہ کرتا ہے کوئی اور نہیں کرتا۔
اور اللہ ہی ہر طرح کے عذاب سے نجات دلاتا ہے کوئی اور نہیں دلاتا۔

میرے نزدیک تمام طریقوں اور سلسلوں سے بڑھ کر قابل توجہ اور لائق عمل ایک ہی طریقہ اور ایک ہی سلسلہ ہے اور وہ ہے عبد کا اپنے معبود کو پکارنا اور اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے۔ وہی دعا سنتا ہے اور قبول کرتا ہے وہی مصیبت زدہ کو پریشانی سے نجات دیتا ہے وہی گناہ معاف کرتا ہے اور رحم کرتا

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

ہے۔ اسی کا پکارنا سودمند اور نفع رساں ہے اس کے علاوہ کسی اور کو پکارنا اپنے آپ کو ہر طرح کے نقصان کے حوالے کر دینا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

''جنھیں لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ اگر پکار سن بھی لیں تو بھی کسی کو نفع یا نقصان پہچانے کا اختیار نہیں رکھتے''

سورۂ البقرہ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک وعدہ انسانوں سے کیا ہے جو واضح ہے۔

''تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا اور شکر کرو اور (میری نعمتوں کی) ناشکری میری یاد سے غافل ہو کر نہ کرو''

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اسماء کی تلاوت کا حکم اللہ نے سورہ الاعراف آیت ۱۸۰ میں دیا ہے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قادر مطلق ہے اس کے اسماء ہر مرض ہر دکھ اور ہر تکلیف کے لیے شفاء ہیں۔ جادو پلٹانے کے لیے یعنی جادو کرنے والے کی طرف واپس بھیجنے کے لیے یہ تین اسماء اکسیر ہیں۔ ان تینوں ناموں کو ملا کر بھی تعداد کے بغیر کھلا پڑھا جا سکتا ہے۔

اَلمُمِیتُ

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے اس اسم کی ایک نشست میں تعداد آٹھ ہزار ہے۔ گھر کے تمام افراد مل کر بھی باآواز تلاوت کے ساتھ اس کی تعداد پوری کر سکتے ہیں یعنی اگر گھر کے افراد چار ہیں تو وہ مل کر دو ہزار بار پڑھیں گے تو وہ ضرب چار برابر آٹھ ہزار کی تعداد پوری ہو جائے گی۔ آٹھ ہزار کی اس تعداد کے علاوہ ہر آن بھی اس اسم کی تلاوت اٹھتے بیٹھتے' لیٹتے جاگتے اور آتے جاتے کرنی چاہیے جادو کے اثرات ختم ہونے تک تلاوت کا سلسلہ جاری رکھیں۔

اَلقَھّارُ

تعداد ایک ہی نشست میں آٹھ ہزار ہے جسے گھر کے افراد مل کر با آواز بلند تلاوت کے ساتھ پورا کر سکتے ہیں اوّل و آخر استغفار اور آیت الکرسی سات بار ضرور پڑھیں۔ ہر اسم کی تلاوت باوضو ہو کر کریں۔ اور سلسلہ تلاوت جادو کے اثرات کے خاتمے تک جاری رکھیں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

اَلجَبّارُ

اس اسم کی تلاوت کی تعداد ۱۷۰۰ ہے جو ایک ہی نشست میں مکمل کرنا ہوگی۔ بعد ازاں اٹھتے بیٹھتے ہر وقت کھلا پڑھتے رہیں اور جادو کے اثرات کے خاتمے تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ پاک صاف رہنا ہر اسم کی تلاوت کے دوران لازمی ہے۔

واضح رہے کہ جو شخص توبہ اور نیکی کی راہ نہیں لے سکتا۔ گناہ و معصیت ترک نہیں کر سکتا۔ ایسا ان اسماء کی تلاوت سے کچھ حاصل نہیں کر سکے گا۔ ہاں بعد از توبہ، بعد از ترکِ بدی، فائدہ یقینی ہے۔

اور جب تک حالات درست نہ ہو جائیں ذکر قطع نہ کیا جائے۔ حالات و معاملات کے معمول پر آ جانے کے بعد بھی ذکر قطعی طور پر ترک نہیں کرنا چاہیے بلکہ جونسا بھی اسم تلاوت کیا گیا ہے اسی اسم کی صبح کی نماز کے بعد

سو بار یعنی ایک تسبیح پر مشتمل تلاوت کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ اس طرح ذکر تازہ رہے گا اور اگر کبھی پھر ضرورت محسوس ہو تو گزشتہ تعداد کے مطابق کم سے کم ایام کا ذکر بھی شافی رہے گا۔ انشاء اللہ۔

مذکورہ اسماء کی تلاوت کے دوران دل انشاء اللہ مطمئن رہے گا۔ دورانِ ذکر یا ذکر کی نشست کے اختتام پر جلنے کی بو آئے تو سمجھ لیجئے کہ یہی ذکر موزوں ترین ہے اور اس کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ جلنے کی بو دراصل جنات کے جلنے کی بو ہوتی ہے جو شیاطین میں سے ہوتے ہیں اور آپ کے درپے ہوتے ہیں۔ اگر خوف یا دہشت محسوس ہو تو آیت الکرسی پڑھ لیں ذکر قطع نہ کریں اور بعد از آیت الکرسی ذکر جاری رکھیں۔ خوف یا دہشت کا محسوس ہونا بھی جادو کی واپسی کی نشانی ہے۔

ہر ذکر سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے بعد سات بار یا ستر بار استغفار ضرور پڑھیں اور پھر تین بار آیت الکرسی پڑھ کر ذکر شروع کر دیں۔ یہ اہتمام رکھیں گے تو خوف و دہشت محسوس نہیں کریں گے۔

مذکورہ اسماء کے علاوہ اَلْقَابِضُ کی تلاوت بھی جادو کے اثرات کی دوری کے لیے مناسب و مفید ہے۔ تعداد ایک نشست میں بعد از نماز عشاء ۹۰۳ بار ہے اور یہ گھر کے ہر فرد کے لیے انفرادی ہے۔ مجموعی تعداد جتنی بھی ہو جائے اس سے غرض نہیں ہے۔ اس اسم کی تلاوت سے تین دن کے اندر اندر سارے اثرات ختم ہو جاتے ہیں اور گھر کی فضا پاک ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ شیاطین کو اپنے قبضے میں جکڑ لیتے ہیں۔ اس ذکر کی روز عشاء کے بعد تلاوت کرنے والے پر بڑے سے بڑا شیطان جادوگر بھی جادو کا وار کر کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی بھر کا سکھ ہے۔

تاہم جادو اگر شدید ہو تو پہلے تین اسماء ہی میں سے کسی ایک کی تلاوت کریں۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

آیتہ الکرسی

کون مسلمان ہے جو آیت الکرسی کی فضیلت سے آگاہ نہ ہوگا۔ اس آیت کی تلاوت، بعد از ہر نماز، ۲۶ بار کریں۔ ہر قسم کے نقصان اور جادو کے اثرات سے حفاظت ملے گی۔

ہر ذکر کے بعد تفصیلی دعا کریں کیونکہ اس سے معبود برحق اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی رحمت دو چند ہو جاتی ہے۔

مذکورہ اذکار میں سے کوئی ایک بھی ذکر انشاء اللہ بے اثر نہیں جائے گا۔ سارے اذکار فقیر کے آزمودہ ہیں۔ شرط، ترکِ شرک و گناہ ہے۔

پھر ظالم جلد معلوم کرلیں گے کہ وہ کہاں پلٹائے جاتے ہیں۔ بے شک اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ بندے کے لیے کافی ہے۔ اس کا بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور دل کو عیبوں سے پاک رکھنا چاہیے۔

جس گھر میں جادو کیا گیا ہو اس کی جھاڑ پونچھ اچھی طرح سے کریں۔ ہر قسم کی مٹی گھر سے نکال دیں۔ اور اگر کوئی گرہ لگی ہوئی شے یا کوئی اور مشکوک چیز ملے تو اسے نہر یا دریا میں پھینک دیں۔ اور گھر میں آنے جانے والوں پر بھی نظر رکھیں۔ کیونکہ جادو ہمیشہ آنے جانے والوں اور ملنے جلنے والوں کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے۔ کسی اور ذریعے سے نہیں کیا جاتا۔

دل اور ذکر

ذکر کے دوران اگر دل پر سے اچانک بوجھ سا ہٹ جائے اور دل پر پڑی گرفت سی کھل جائے تو آپ جان لیں کہ آپ کا ذکر قبول ہو رہا ہے اور شیطان نقصان اٹھا کر دور ہو رہا ہے۔

یہ موثر ترین تیر بہدف ذکر ہے کہ جس سے چند دنوں میں جادو کو نہ صرف پلٹایا جا سکتا ہے بلکہ جادوگر کو زیر کر کے معافی مانگنے پر مجبور بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس ذکر سے پاگل بھی صحت یاب ہو جاتے ہیں مریض یا تو خود پڑھے یا اسے پڑھ کر اور پانی پر پھونک مار کر پلائیں۔ ذکر پیش ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ ربیّ - اللّٰہُ وَاحدِالقَہّار - اَللّٰہُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَلْاَرضِ

تعداد چوبیس گھنٹے میں آٹھ ہزار ہے۔ جو وقفوں سے پوری کی جا سکتی ہے۔ یا پھر ہر وقت ہر آن کھلا پڑھیں اور ہر بار یہ دعا کریں کہ اے پروردگار شرک سے اور مشرکوں کی چالوں سے محفوظ فرما۔ انشاء اللہ ہر معاملہ حل ہو جائے گا۔

جو مومن بھی اپنا ہر مطالبہ اللہ کے آگے رکھتا ہے اور اللہ ہی کو اپنے لیے کافی سمجھتا ہے وہی اللہ کو ماننے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اور اسی کا ایمان راست اور اسی کے لیے آخرت میں بھی خوشخبری ہے اور ایسے کا دنیا میں کوئی بال تک نہیں ہلا سکتا۔

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM

قیامت کے دن مُوکلّوں سے
کام لینے والوں کا انجام

''اور جس دن وہ ان سب کو جمع کرے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا۔ کیا یہ لوگ تم کو پوجا کرتے تھے؟''
وہ کہیں گے ''تو پاک ہے' تو ہی ہمارا محافظ ہے نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ، جنّات کو پوجا کرتے تھے اور اکثر ان ہی کو مانتے تھے''
''تو آج تم میں سے کوئی کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا اور ہم ظالموں (کہ جو جنّات سے مدد لیتے تھے) کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا کہ جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے اب مزا چکھو''

(سورۂ سبا' آیات ۴۰ تا ۴۲)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM
www.KitaboSunnat.com

وماعلینا الّا البلاغ المبین

المکتبۃ الرحمانیہ
۹۹۔۰۰ جے ماڈل ٹاؤن۔لاہور
نمبر..............

کیا اللہ ہمارے لیے کافی نہیں؟

" اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کے سوا (لوگوں کو اللہ کی بادشاہت میں) شریک سمجھتے ہیں۔ اور ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں کہ جیسی محبت صرف اور صرف اللہ سے رکھنی چاہیے (تا کہ ان سے ان کو کوئی مدد ملے، ہرگز نہیں، وہ ان کی مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے) ۔لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو صرف اللہ ہی سے شدید محبت رکھتے ہیں اے کاش یہ ظالم لوگ (جو اللہ کی بجائے انسانوں کی محبت میں صرف ہو رہے ہیں) جو بات عذاب کے وقت دیکھیں گے اب دیکھ لیتے کہ سارے کی ساری طاقت (مدد) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ کا عذاب کس قدر شدید ہے"۔

(سورۃ البقرہ: آیت 165)

KUTUBISTAN.BLOGSPOT.COM